﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾(بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۱۰ | جمعۃ المبارک ۸/اگست ۲۰۰۳ء | شمارہ ۳۲

۱۰/جمادی الثانی ۱۴۲۴ ہجری قمری ۸/ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی

اہل مصر سے حسن سلوک

آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو فتح مصر کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:"تم مصر کی سرزمین فتح کروگے۔ جب تم اسے فتح کروتو اس کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ میرا اس زمین سے رحمی تعلق ہے"۔

(آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ حضرت ہاجرہ مصر کی رہنے والی تھیں)۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۷ ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت سے مشرّف اس پہلے جلسہ سالانہ میں ۸۱ ممالک سے ۲۵۰۰۰/افراد کی شمولیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے زندگی بخش خطابات، عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب۔

باجماعت نماز تہجد،پنجگانہ نمازوں،ذکر الٰہی ،دعاؤں ،للّٰہی اخوت و محبت اور اخلاص و ایثار کے روح پرور نظارے۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے جلسہ کی تمام کارروائی تمام دنیا میں براہ راست نشر کی۔

(اسلام آباد۔ٹلفورڈ۔۲۷/جولائی ۲۰۰۳ء): اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۷واں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ ۲۵، ۲۶/اور ۲۷/جولائی کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) برطانیہ میں بخیر وخوبی منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت کی وجہ سے ایک مرکزی جلسہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اس میں دنیا کے دور دراز کے ممالک سے عشاقان احمدیت والہانہ رنگ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ خلافت خامسہ کے مبارک دور کے اس پہلے جلسہ سالانہ کو ایک خاص تاریخی اہمیت حاصل تھی چنانچہ مہمانوں کی بڑی تعداد میں شمولیت کی توقع کے پیش نظر وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ امسال اس جلسہ میں ۸۱ ممالک کے پچیس ہزار افراد نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ کے پروگراموں کا محور اور مرکز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کی زیارت، آپ سے ملاقات اور آپ کے زندگی بخش، روح پرور خطابات تھے۔ ان ایام میں ہزاروں افراد نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے ایام میں چار خطابات ارشاد فرمائے جن میں جلسہ کے اغراض ومقاصد، جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور اس پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ، تربیت اولاد اور اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانے کے لئے اسلامی تعلیم اور بیعت کی غرض وغایت اور اس کو پورا کرنے کے لئے افراد جماعت کی ذمہ داریاں جیسے اہم مضامین شامل تھے۔ حضور نے اس سلسلہ میں بیش قیمت نصائح بیان فرمائیں۔ (حضور ایدہ اللہ کے خطابات کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)۔

جلسہ کے مبارک ایام میں باہمی اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، باجماعت نماز تہجد و پنجگانہ نمازوں کے التزام اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے روح پرور نظارے ہر آنے والے کے دل پر گہرا نیک اثر قائم کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے خطابات کے علاوہ جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں علماء سلسلہ نے تقاریر کیں اور بعض غیر مسلم معزز مہمانوں نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جلسہ کے متعلق اپنے اچھے تأثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت پر خراج تحسین پیش کیا۔ (جلسہ کے مختلف انتظامات، تقاریر اور مہمانوں کے تأثرات وغیرہ سے متعلق رپورٹس الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں ملاحظہ فرمائیں)۔

قبل ازیں ۲۰/جولائی بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور اس موقع پر جلسہ کے تمام کارکنان سے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ بہت سے کارکنان ہیں جن کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اللہ کے فضل سے کافی پروگرس ہے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ کارکنان دعا سے کام شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحہ، ہر موقع پر آپ کی رہنمائی کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان جو دور دراز علاقوں سے بڑی ہمت کرکے، خرچ کرکے یہاں آئے ہیں حتی الوسع اپنی ہمت وکوشش کے مطابق ان کی خدمت کریں اور ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں۔

اس مختصر خطاب اور دعا کے بعد حضور نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور جلسہ کی کارکنات کو مختصراً نصائح فرمائیں۔

اتوار کے روز عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب بھی ہوئی جس میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں نے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر فرمایا کہ امسال ۸ لاکھ ۹۲ ہزار ۴۰۳/افراد نے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے جلسہ کی تمام کارروائی براہ راست نشر کی۔ آٹھ زبانوں میں اس کارواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ علاوہ ازیں جلسہ کے مختلف انتظامات کی رپورٹس، مختلف معزز مہمانوں کے ساتھ خصوصی انٹرویوز بھی نشر ہوئے۔ مقامی طور پر ایف ایم ریڈیو پر بھی جو عارضی طور پر اسلام آباد میں قائم کیا گیا تھا تمام کارروائی نشر ہوئی۔ اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ ٹریفک کی صورت حال، مختلف افراد کے ساتھ انٹرویوز اور نظمیں وغیرہ بھی نشر ہوتی رہیں۔

تفصیلی رپورٹس اور جھلکیاں آئندہ شماروں میں پیش کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر فتح وظفر احمدیت کا مقدر بنے گی

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں سے دشمن غزوۂ اُحد میں اپنے مقصد میں ناکام رہا

غزوہ احد کے حالات اور جانثار صحابہؓ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱/جولائی ۲۰۰۳ء)

(لندن ۱۱/جولائی) : سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں

شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زریں نصائح اور ہدایات)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۸/جولائی ۲۰۰۳ء)

(لندن ۱۸/جولائی) : سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۱؍جولائی ۲۰۰۳ء از صفحہ اول

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۱۲۲ کی تلاوت کی اور بعد میں غزوہ اُحد کے ایمان افروز حالات کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ حضور انور نے بیان فرمایا کہ اس جنگ میں مسلمانوں کو جو نقصان پہنچا وہ آنحضرت ﷺ کے ایک حکم کی نافرمانی کے نتیجہ میں پہنچا۔ درّہ پر موجود صحابہ کو ہدایت تھی کہ وہ بغیر اجازت درّہ نہ چھوڑیں لیکن حکم پر عمل نہ ہوا اور فتح کے باوجود مسلمانوں کو نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی دعاؤں کو سنا اور دشمن وہ نقصان نہ پہنچا سکا جس کا ارادہ لے کر آیا تھا اور وہ فاتح کے حیثیت سے واپس نہ لوٹ سکا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دیباچہ تفسیر القرآن میں جنگ اُحد کے تفصیلی حالات بیان فرمائے ہیں۔ قریش بدر کی شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے اور سال بھر اس کی تیاری کی اور لشکر تین ہزار کی تعداد میں تیار ہو کے مدینہ کے لئے روانہ ہوا۔ آنحضرتؐ مدینہ میں رہ کر جنگ لڑنا چاہتے تھے لیکن نوجوان صحابہ کے اصرار پر باہر جا کر لڑائی کا فیصلہ فرمایا۔ کفار کا لشکر تین ہزار نفوس پر مشتمل تھا جس میں ۷۰۰ زرہ پوش اور ۲۰۰ گھوڑ سوار تھے جبکہ مسلمانوں کا لشکر سات سو افراد پر مشتمل تھا جن میں ۱۰۰ زرہ پوش اور دو گھوڑ سوار تھے۔ گویا مسلمانوں کی طاقت کفار کے مقابلہ میں ایک چوتھائی تھی۔ آنحضرتؐ نے پچاس صحابہ کو عبداللہ بن جبیرؓ کی قیادت میں پہاڑی درّے پر متعین فرمایا اور ہدایت دی کہ اس جگہ کو کسی حالت میں نہیں چھوڑنا۔

میدان جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اس فتح کو دیکھ کر درّہ پر متعین بعض صحابہ نے کہا کہ اب کس بات کا انتظار ہے۔ ہمیں بھی اموال غنیمت اکٹھے کرنے چاہئیں۔ عبداللہ بن جبیرؓ نے انہیں آنحضرتؐ کا فرمان یاد کروایا لیکن فتح کے جوش میں وہ اس فرمان کو بھول گئے اور درّہ چھوڑ دیا جس کے نتیجہ میں کفار نے واپس آ کر حملہ کر دیا جس سے مسلمانوں کا شدید جانی نقصان ہوا اور ۷۰ صحابہ شہید ہو گئے۔ اس جنگ میں آنحضرت ﷺ بھی زخمی ہوئے اور آپؐ کے دانت مبارک شہید ہوئے۔ صحابہؓ نے جانثاری کے غیر معمولی اور یادگار نمونے دکھائے۔ حضرت طلحہؓ کا ہاتھ تیروں سے شل ہو گیا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے جھنڈے کی حفاظت میں دایاں ہاتھ اور پھر بایاں بازو کٹوایا۔ حضرت انس بن نضرؓ کی نعش پر ۸۰ سے زائد زخم آئے۔ دشمن کے دوبارہ حملہ کے خطرہ کے پیش نظر آنحضرتؐ نے مدینہ واپس آ کر پھر کوچ کا حکم دیا اور حمراء الاسد مقام پر پڑاؤ کر کے آگ جلائی مگر دشمن رعب سے مدینہ پر حملہ آور نہ ہو سکا اور ناکام واپس لوٹ گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ ''دشمن سے مقابلہ مناظرہ بے شک کرو لیکن امام وقت کی منشاء کے مطابق کرو''۔ فرمایا کہ بعض داعیان الی اللہ غیر از جماعت سے مباہلہ کی بات کرتے ہیں۔ آپ ہر معاملہ میں امام کے پیچھے چلیں اور امام کی ڈھال کے پیچھے رہ کر دعوت الی اللہ کریں۔ خدا کی تائید و نصرت آپ کے شامل حال ہو گی اور فتح و ظفر احمدیت کا مقدر بنے گی، یہ دعائیں کریں۔ ہمارا زندہ خدا آج بھی اپنے جلوے دکھائے گا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ مامور ہیں اور فتح کی بشارت آپؑ کو دی گئی ہے۔

رجز احمدیت

پرچمِ صبر و ایماں اٹھا کر بہم — لیس ہو کر دلائل سے یارانِ غم

یوں رجز پڑھتے نکلے قدم بہ قدم
دل رہِ یار میں، آنکھ دشمن پہ ہے
پیرہن کی بجائے کفن تن پہ ہے

ہم خلافت کے دامن سے لپٹے ہوئے — ہم اطاعت کے جذبوں میں سمٹے ہوئے
ہم سراپا دعا، ہم سراپا وفا — حشر برپا کریں کوئی اہل جفا
ڈر نہیں رات کا، غم نہیں گھات کا — فیصلہ ہو چکا ظلم کی مات کا
منبروں، مسندوں کی کجی سے کہو — اس جہالت زدہ سرکشی سے کہو
روشنی کے پھریرے اڑاتے ہوئے — ظلمتوں میں گھرے آدمی سے کہو
راکھ انسانیت کی بہت اڑ چکی — زندگی موڑ کتنے ہی اب مڑ چکی

اس زمیں آسماں کو بدل دیں گے ہم
اب نظامِ جہاں کو بدل دیں گے ہم

خواب جتنے بھی ہیں فرض اتنے سہی — خاک اور وقت کے قرض اتنے سہی
خوں رگوں میں ہے تو صبحِ نو آئے گی — ہم نہیں، تم کو تاریخ بتلائے گی
حوصلہ مند ماؤں کے بیٹے تھے ہم — جبر کے سامنے سر جھکایا نہیں
برق ایسے لپکتے ہوئے تیر تھے — جاں گنوا دی، ہدف کو گنوایا نہیں!!

(جمیل الرحمان۔ہالینڈ)

(جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر پرچم کشائی کے وقت ایم ٹی اے پر یہ ترانہ نشر کیا گیا)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۸؍جولائی ۲۰۰۳ء از صفحہ اول

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالے سے انتظامیہ جلسہ، میزبانوں اور مہمانوں کو زریں ہدایات سے نوازا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد مہمان نوازی کے تعلق میں احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں تفصیلات بیان فرمائیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ برطانیہ کا جلسہ ہے لیکن خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے دنیا بھر سے مختلف رنگ و نسل کے لوگ یہاں شامل ہوتے ہیں اس لئے قدرتی طور پر فکر دامنگیر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ خدا کے فضل سے برطانیہ کو کئی سالوں سے احسن رنگ میں میزبانی کی توفیق مل رہی ہے۔ مہمانوں سے بھی گزارش ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے تو اس کو برداشت کر لیں۔ انگلستان آنے والا ہر شخص مہمان کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اہل انگلستان مہمانوں کی خدمت کر کے قربانی پیش کریں۔

آنحضرت ﷺ نے مہمانوں کی خدمت کی جو ہدایات دیں اور نمونے پیش فرمائے وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ایک مہمان کی مہمان نوازی کے لئے ایک انصاری نے اس طرح نمونہ دکھایا کہ بچوں کو بھوکا سلا دیا اور خود چراغ بند کر کے صرف چٹخارے لیتے رہے اور کھانا مہمان کو پیش کر دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی عزت کریں اور مہمان کا احترام کریں اور اچھی بات کہیں یا خاموش رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمان اگر کوتاہی دیکھیں تو خاموشی کے ساتھ توجہ دلا دیں، برداشت اور صرف نظر بھی کریں، غصہ دبا کر ثواب حاصل کریں۔ اگر کارکنان مہمان کا غصہ دیکھیں تو سختی نہ کریں۔ سارے مہمان آپس میں پڑوسی بھی بن جاتے ہیں اس لئے ایک دوسرے کی عزت کریں۔ ہر کارکن پر لازم ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان سے خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا سب کے ساتھ احترام سے پیش آئیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ مسکراتے ہوئے پیش آئیں اور جلسہ کے ایام میں ایک دوسرے پر سلامتی کے تحفے بھیجیں۔ جلسہ سالانہ کے شرکاء کو چاہئے کہ وہ ان ایام کو ذکر الٰہی اور درود شریف میں گزاریں۔ نمازوں کی پابندی کریں، انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں اور جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں میں شرکت کر کے اس کی برکات حاصل کریں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا طریق تھا کہ آپ مہمان کا اس قدر خیال رکھتے کہ ابتداء میں تو خود ہی کھانے کا بندوبست کرتے اور ساتھ شامل ہوتے اور مہمانوں کی ضروریات کا خیال فرماتے تھے۔ مہمانوں کی کثرت کے پیش نظر منتظمین کو آپ ہدایات سے نوازتے کہ مہمان کے آرام کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے اور یکساں واجب الاحترام سمجھا جائے۔

مہمانوں اور میزبانوں کو ہدایات دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مساجد کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں، نمازوں کی پابندی کریں، تقاریر کو غور سے سنیں، نماز اور جلسہ کے وقت موبائل سیٹ بند رکھیں، دوران جلسہ بازار بند رہیں۔ ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔ صفائی اور کھانے کے آداب کا خیال رکھیں۔ خواتین پردے کے شعار کا احترام کریں۔ حفاظت کے نقطۂ نگاہ سے اپنے ماحول کی نگرانی رکھیں۔ اور اس جلسہ کو دنیاوی میلوں کی طرح نہ سمجھیں بلکہ اس کی برکات اور فیوض سے اپنی جھولیاں بھر کر جائیں۔ اور سب سے بڑھ کر دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے جاتے دعاؤں میں وقت گزاریں اور برکات جلسہ سے فیضیاب ہوں۔

وہ ایک شخص نہیں پورا اک زمانہ تھا

خلافت رابعہ کا ۲۱ سالہ دور

حقائق اور اعداد و شمار کے آئینہ میں

جماعتی زندگی کے ہر شعبہ میں بیش بہا ترقیات اور انقلابات پر طائرانہ نظر

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل

(دوسری اور آخری قسط)

جمعہ پڑھنے کی تحریک

یکم جنوری ۱۹۸۸ء کو حضور نے یورپین ممالک کے احمدیوں کو جمعہ پڑھنے کی خاص تحریک فرمائی خواہ نوکری سے چھٹی لینی پڑے یا استعفیٰ دینا پڑے۔

ایک اور موقع پر حضور نے فرمایا کہ ہر تیسرا جمعہ ہر قیمت پر پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ بیسیوں لوگوں نے نوکریوں کی قربانی دے کر بھی اس تحریک پر لبیک کہا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بہتر رزق کے سامان پیدا کردیئے۔

وقف جدید

وقف جدید سے حضور کا گہرا تعلق تھا۔ خدمات کے عملی میدان میں داخل ہونے کے بعد آپ کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری وقف جدید ہی تھی جس کی بہبود کے لئے آپ نے خون پسینہ ایک کردیا تھا۔

منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ کی گہری سرپرستی اس تحریک کو حاصل رہی۔ اور اس میں بھی ہر شعبہ کی طرح وسعت پیدا ہوئی۔ ۲۷؍دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے اسے عالمگیر کرنے کا اعلان فرمایا چنانچہ ۲۰۰۲ء میں اس تحریک میں دنیا کے ۱۱۱ ممالک کے ۳لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد احمدی شامل ہو چکے تھے اور ۱۵لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ وصولی ہوئی۔ نومبایعین کو اس میں کثرت سے شامل کرنے کے لئے آپ نے ۱۹۹۸ء میں ہدایت دی کہ ہر جماعت میں سیکرٹری وقف جدید برائے نومبایعین کا تقرر کیا جائے۔

اس تحریک کے تحت فروری ۲۰۰۲ء میں ۱۶۰ معلمین پاکستان کے ۷۰۰ سے زائد دیہات میں تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کررہے تھے۔ سندھ اور بھارت کے بعض علاقوں سے اسے خاص طور پر خدمت کا موقع مل رہا ہے۔

مرکز سلسلہ میں معلمین کلاس نے ۲۰۰۱ء میں ایک ادارہ کی شکل اختیار کرلی جسے حضور نے مدرسۃ الظفر کا نام عطا فرمایا ان کی رہائش اور تعلیم کے لئے نئی عمارت خریدی گئی۔

وقف جدید کے تحت بیسیوں مقامات پر ہومیوڈسپنسریاں قائم ہیں۔

جولائی ۱۹۹۳ء میں مجلس انصاراللہ پاکستان نے المہدی ہسپتال مٹھی تھرپارکر کی تعمیر کا آغاز کیا جس کی تکمیل کے بعد ۱۷مارچ ۱۹۹۵ء کو اسے وقف جدید کے سپرد کردیا گیا۔

بھارت میں بھی وقف جدید مختلف میدانوں میں بے پناہ خدمات کی توفیق پارہی ہے۔

تراجم قرآن

جماعت احمدیہ کی ایک عظیم اسلامی خدمت تراجم قرآن کریم سے تعلق رکھتی ہے اور ہمارا ماٹو دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنا ہے لیکن یہ ایک صبر آزما کام ہے۔ اور ۲۰۰۲ء تک جماعت ۵۶ زبانوں میں قرآن کے مکمل تراجم کی توفیق پاچکی ہے۔ لیکن دوسری قوموں کو لمبا انتظار تو نہیں کرایا جاسکتا اس لئے ۹؍جون ۱۹۸۶ء کو حضور نے خطبہ عیدالفطر میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر دنیا کی ۱۰۰ زبانوں میں منتخب آیات اور احادیث کے تراجم شائع کرنے کا اعلان فرمایا اور یہ بھی اعلان کیا کہ یہ ساری اشاعت سیدنا بلال فنڈ سے ہوگی جو اسیران اور شہداء کی طرف سے دنیا کے لئے تحفہ ہوگا۔

چنانچہ ۱۹۸۹ء تک ۱۱۷ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات، منتخب احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے منتخب اقتباسات شائع کردیئے گئے۔

قرآن کریم کے مکمل تراجم کے لئے حضور نے تحریک فرمائی کہ مختلف احباب یا خاندان ایک ایک ترجمہ کا مکمل خرچ برداشت کریں چنانچہ خود حضور نے چینی زبان میں ترجمہ قرآن کا خرچ برداشت کیا۔

تحریک وقف نو

۳؍اپریل ۱۹۸۷ء کو حضور نے نئی صدی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تحریک وقف نو کا اعلان فرمایا جس کے تحت والدین پیدائش سے پہلے ہی بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرتے ہیں۔ یہ تاریخ عالم کی ایک منفرد سکیم ہے۔ آغاز میں یہ تحریک صرف 5 ہزار بچوں کے لئے تھی مگر اپریل ۲۰۰۳ء تک ۲۴۳۵۵ بچے اس تحریک میں شامل ہو چکے تھے۔ جس میں خاص خدائی تصرف کے تابع ۱۶۵۶۳ لڑکے اور ۷۷۹۲ لڑکیاں تھیں۔ بے شمار گھرانوں کو خدا نے اس تحریک کی برکت سے اولاد سے نوازا۔

اپریل ۱۹۹۱ء میں باقاعدہ وکالت وقف نو قائم ہوئی۔ جولائی ۲۰۰۱ء میں واقفین نو پاکستان کا پہلا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہوا۔

جامعہ احمدیہ میں واقفین نو کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کی وسیع و عریض عمارت تعمیر کی گئی ہے جس میں یکم ستمبر ۲۰۰۱ء سے تدریس کا آغاز ہو چکا ہے ان کے علاوہ بچے اپنی پسند اور مرکز کی اجازت سے زندگی کے تمام شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

ربوہ میں واقفین نو کو عربی، جرمن، فرنچ زبانیں سکھانے کے لئے ۱۱؍مارچ ۱۹۹۸ء کو وقف نو لینگوئج انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح ہوا جس کا پہلا جلسہ تقسیم اسناد ۱۰؍فروری ۲۰۰۰ء کو ہوا۔ اس میں ۲۵۰ کے قریب بچے زیر تعلیم ہیں۔

بادشاہوں کا قبول احمدیت اور مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت کا حصول

حضرت مسیح موعود کا الہام ہے۔

’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘

یہ الہام پہلی دفعہ ۱۹۶۵ء میں پورا ہوا جب گیمبیا کے گورنر جنرل سر ایف ایم سنگھاٹے نے احمدیت قبول کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک حاصل کیا۔ یہ نظارہ خلافت رابعہ میں زیادہ شان کے ساتھ نظر آیا۔

اپریل ۱۹۸۷ء میں نائیجیریا کے ۳ بادشاہوں نے احمدیت قبول کی جن میں سے ۲ کو حضور نے جلسہ سالانہ برطانیہ پر یکم اگست ۱۹۸۷ء کو حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک عطا فرمایا۔

پھر جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء پر بینن کے دو مزید بادشاہوں نے جلسہ سالانہ پر حضور سے حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک حاصل کیا۔ ان میں سے ایک بادشاہ وہ بھی ہیں جن کے ماتحت ۲۰۰ کے قریب بادشاہ ہیں۔ یہ اور ان کے علاوہ مزید بادشاہ بھی جلسہ برطانیہ میں ذوق وشوق سے شامل ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا یہ الہام ۱۸۹۸ء کا ہے اور پورے سو سال بعد ۱۹۹۸ء میں ۲۰ بادشاہ جماعت میں داخل ہوئے۔

۲۰۰۲ء میں بینن کے جلسہ سالانہ ۲۱؍تا ۲۳؍دسمبر کے موقع پر قریباً ایک سو بادشاہ شامل ہوئے۔ جن میں کنگ آف پراکو کی سربراہی میں ملک کے بڑے بادشاہوں کا ۳۰ رکنی وفد گھوڑوں پر سوار ہو کر آیا۔ اسی طرح نائیجر کے سب سے بڑے بادشاہ سلطان آف آگادیس کا ۱۲ رکنی وفد ۲۵۰۰ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔

سچائی، علم، عقل، الہام

۴؍جون ۱۹۸۷ء کو حضور نے سوئٹزرلینڈ کی ایک یونیورسٹی میں مندرجہ بالا موضوع پر لیکچر دیا جو بعد میں حضور کی عظیم الشان کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge and Truth کی بنیاد بنا۔ یہ کتاب ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی۔ اور دنیا بھر کے دانشوروں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میری تمام زندگی کے تجربے اور علوم کا نچوڑ ہے۔

لجنہ اماء اللہ کا محسن

حضور رحمہ اللہ کو خلافت سے بہت پہلے ایک رویا میں خبر دی گئی تھی کہ آپ کو لجنہ اماء اللہ کی خاص خدمت کرنے اور ان پر غیر معمولی احسانات کی توفیق عطا ہوگی۔ چنانچہ آپ کے زمانہ خلافت میں یہ خبر بڑی شان سے پوری ہوئی اور آپ کے دور میں احمدی خواتین نے ہر پہلو اور خدمت کے ہر دائرہ میں تیزی سے قدم آگے بڑھائے۔ اس کے نتیجہ میں مرکزی تنظیم اور عمارتی لحاظ سے بھی توسیع ہوئی۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ اور مقامی ربوہ کے نئے دفاتر اور ہال تعمیر ہوئے۔ جس کے لئے حضور نے ۱۹۸۷ء میں ۲۶ لاکھ روپے کی تحریک فرمائی تھی۔

۱۵ نومبر ۲۰۰۱ء کو لجنہ اماء اللہ پاکستان کے گیسٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کی تعمیر جاری ہے۔

دورہ افریقہ

حضور نے جنوری فروری ۱۹۸۸ء میں مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا جس میں گیمبیا، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، غانا اور نائیجیریا شامل تھے۔ ۲۶؍اگست تا ۲۸؍ستمبر ۱۹۸۸ء میں حضور نے مشرقی افریقہ کا دورہ فرمایا۔ یہ کسی خلیفہ کا مشرقی افریقہ کا پہلا دورہ تھا۔ اس کے دوران حضور کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ، ماریشس تشریف لے گئے۔ ان دوروں میں بڑے وسیع پیمانہ پر دعوت الی اللہ کی تقریبات منعقد ہوئیں۔ دانشوروں سے رابطہ ہوا۔ صدران اور وزراء اعظم سے ملاقات ہوئی اور حضور نے ان ممالک کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے خصوصی مشورے دیئے۔

۲۲؍جنوری ۱۹۸۸ء کو حضور نے گیمبیا میں نصرت جہاں تنظیم نو کی تحریک کا اعلان کیا اور ہر پیشہ اور علم میں مہارت رکھنے والے افراد کو خدمت کے لئے بلایا۔

آپ کے دور میں نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۴ مزید ہسپتال و کلینک اور ۹ سکول قائم ہوئے۔ اس طرح کل ۱۲؍افریقن ممالک میں ۳۷ ہسپتال اور ۳۴ سکول کام کر رہے ہیں۔

مباہلہ کا تاریخی چیلنج

جماعت پر لگائے جانے والے جھوٹے الزامات کا جواب دیئے جانے کے باوجود دشمن ان پر اصرار کر رہا تھا اس لئے حضور نے جماعت کی دوسری صدی سے قبل ۲۷مئی تا ۱۰؍جون ۱۹۸۸ء کے سلسلہ خطبات میں سارا پس منظر بیان کرنے کے بعد ۱۰؍جون ۱۹۸۸ء کو تمام دنیا کے معاندین، مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ یعنی آسمانی عدالت میں حاضری کا چیلنج دیا۔ اور فرمایا کہ اگر دشمن اب بھی جھوٹے الزامات پر مصر ہے تو وہ اس عبارت پر دستخط کردے کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو اور وہ سچے کے حق میں نصرت کے نشان دکھائے۔ یہ چیلنج کثرت سے تقسیم کیا گیا جس پر پاکستان میں بہت سی گرفتاریاں اور سزائیں عمل میں آئیں۔

اس چیلنج کی زد سے بچنے کے لئے مخالفین نے بہت سے عذر تراشے ڈرامہ بازیاں کیں مگر ایک سال کے اندر اندر بہتوں کے حق میں خدا کی تقدیر غضب ظاہر ہوئی ان میں سے سب سے نمایاں نام جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان کا ہے جو ۱۷؍اگست ۱۹۸۸ء کو طیارے کے حادثے میں ہلاک ہوئے اور ان کا جہاز جل کر راکھ ہوگیا۔ اور دانتوں کے مصنوعی ڈھانچے سے ان کی شناخت ہوئی۔

اس سے قبل مباہلہ کے چیلنج کے ٹھیک ایک ماہ بعد اسلم قریشی نامی شخص منظر عام پر آگیا جس کے قتل کا الزام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پر علماء نے قسمیں کھا کر لگایا تھا۔ ان لوگوں کو بے پناہ ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

دوسری طرف جماعت نے ترقیات کے میدانوں میں نئی زقندیں لگائیں اور نئے نئے سنگ میل نصب کئے۔

جنوری ۱۹۹۷ء میں حضور نے پھر ایک دفعہ اس چیلنج کو

دہرایا اور اس دعا کا چیلنج دیا کہ جو جھوٹا ہے اس پر خدا کی لعنت ہو۔ اس پر بھی بہت سے دشمنوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

خلافت رابعہ میں بے شمار چھوٹے بڑے معاندین کے متعلق الٰہی نشانات ظاہر ہوئے۔ بعض مارے گئے اور بعض زندہ رہ کر ذلیل وخوار ہوئے۔ ان کی تفصیل ایک الگ مقالہ کا تقاضا کرتی ہے۔

حضور نے ۱۹۹۴ء میں مخالفین کو چیلنج دیا کہ اگر وہ مسیح کو اس صدی کے خاتمہ سے پہلے آسمان سے اتار دیں تو ہر مدعی کو ایک ایک کروڑ روپیہ انعام دیا جائے گا۔

التقویٰ اور لقاء مع العرب

خلافت رابعہ میں عرب دنیا تک احمدیت کا پیغام خاص شان سے پہنچا۔ عرب دنیا تک احمدیت کا سچا پیغام پہنچانے کے لئے مئی ۱۹۸۸ء سے لندن سے ماہوار عربی رسالہ التقویٰ جاری کیا گیا جس سے سینکڑوں لوگوں کو ہدایت کی راہ نصیب ہوئی۔

ایم ٹی اے کے اجراء کے بعد ۱۹۹۴ء میں حضور نے عرب دوستوں کے ساتھ لقاء مع العرب کا سلسلہ جاری کیا۔ جس میں حضور نے انگریزی میں ہزاروں سوالوں کے جواب دیئے جن کا ترجمہ عربی میں ساتھ ساتھ کیا جاتا رہا۔ یہ پروگرام بھی سعید عرب روحوں میں بے حد مقبول ہے اس میں ۴۰۰ گھنٹوں سے زائد پروگرام حضور نے ریکارڈ کروائے ہیں۔

رسالہ التّقویٰ اور لِقَاءَ مَعَ العَرَب کا عرب دنیا پر گہرا اثر ہے اور بہت سے دانشوروں نے اپنے خطوط میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔

بلڈ بنک اور آئی بنک کا قیام

مرکز سلسلہ ربوہ میں رضا کار خدام کی کوششوں سے اگست ۱۹۸۸ء میں فضل عمر ہسپتال ربوہ کی لیبارٹری میں بلڈ بنک کا آغاز ہوا۔ ۲۱/جولائی ۱۹۹۴ء کو باقاعدہ مرکز عطیہ خون کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔ ۸/مارچ ۱۹۹۹ء کو خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام عطیہ خون کے لئے مستقل عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کا افتتاح 3/اکتوبر کو ہوا۔

۵/نومبر 2000ء کو خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت آئی بنک کا افتتاح ہوا۔ مئی ۲۰۰۳ء تک ۲۰/افراد کو بینائی دی جا چکی ہے۔ اور چار ہزار سے زائد افراد نے عطیہ کا وعدہ کیا ہے۔ اب اس کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔ انڈونیشین لجنہ نے اس سلسلہ میں خاص خدمات سرانجام دی ہیں۔

صد سالہ جوبلی کی تیاری

صد سالہ جوبلی سے قبل حضور کی خواہش تھی کہ جماعت ہر قسم کے جھگڑوں اور فساد سے پاک ہو جائے اور نماز باجماعت اور اعلیٰ اخلاق سے مزین ہو کر نئی صدی میں داخل ہو۔ چنانچہ حضور نے ۱۹۸۷ء سے مختلف خطبات میں جماعت کو اس مقصد کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔

حضور نے ۳۰/جنوری ۱۹۸۷ء کو تحریک فرمائی کہ صد سالہ جوبلی سے قبل ہر خاندان مزید ایک خاندان کو احمدیت میں داخل کرے۔ ۶/فروری کو تحریک فرمائی کہ ہر ملک ایک عمارت تعمیر کرے جس میں زیادہ دخل وقار عمل کا ہو۔

۱۱/مارچ ۱۹۸۸ء کو حضور نے تحریک فرمائی کہ ہر ملک میں ایک نمائش گاہ تعمیر کی جائے جس میں مستقلاً جماعتی نمائش لگی رہے۔

صد سالہ جشن تشکر

۱۹۸۹ء کا سال جماعت کے لئے بے انتہا خوشیوں اور مسرتوں کا سال تھا۔ اس سال کو جماعت نے دعاؤں اور شکرانے کے آنسوؤں کے ساتھ منایا۔ جماعت کی صد سالہ جوبلی منانے کی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی اور اس کی تیاری کے لئے ۱۹۷۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کی بنیاد رکھی تھی۔

۲۲/مارچ ۱۹۸۹ء کی شام کو حضور نے مسجد فضل لندن پر لگائے جانے والے قمقموں کا سوئچ آن کر کے تقریبات کا آغاز کیا۔ ۲۳/مارچ کو حضور نے مسجد فضل لندن کے سامنے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ حضور نے اس موقع پر وڈیو پیغام جاری کیا جو کل عالم میں مشتہر کیا گیا۔ جوبلی کا خاص لوگو (Logo) تیار کیا گیا۔

۲۴/مارچ کو حضور نے نئی صدی کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ماریشس اور جرمنی میں بھی بذریعہ ٹیلی فون سنا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ نئی صدی کے آغاز پر اللہ تعالیٰ نے مجھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عطا فرمایا ہے۔

حضور نے گزشتہ سال مغربی اور مشرقی افریقہ کا دورہ فرمایا تھا اس سال حضور نے جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں پہلا سفر آئر لینڈ کا اختیار فرمایا اس کے بعد یورپ کے مختلف ممالک، کینیڈا، امریکہ، گواٹے مالا، فجی، آسٹریلیا، سنگاپور، جاپان اور ناروے کا دورہ فرمایا اور صد سالہ جلسوں سے خطاب فرمائے۔

اس سال لندن کے جلسہ سالانہ پر ۶۴ ممالک کے ۱۴ ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔ کئی ملکوں کے سربراہوں نے تہنیت کے پیغام بھیجے اور معززین نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کو حضور نے جلسہ پر بلوایا اور ہزاروں احمدیوں نے تابعی بننے کی سعادت حاصل کی۔

اس سال ۲۳/مارچ ۱۹۸۹ء سے ۲۳/مارچ ۱۹۹۰ء تک ایک لاکھ بیعتیں ہوئیں جو تاریخ احمدیت میں ایک سنگ میل تھا۔

اسلام اور عصر حاضر کے مسائل

۲۴/فروری ۱۹۹۰ء کو حضور نے کوئین الزبتھ ثانی سنٹر لندن میں انگریزی میں لیکچر دیا بعنوان

Islam's response to the
contemporary Issues

یہ لیکچر بعد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔

خلیج کا بحران

عراق پر امریکی حملہ کے تناظر میں حضور نے ۳/اگست ۱۹۹۰ء تا ۱۵/مارچ ۱۹۹۱ء خطبات جمعہ ارشاد فرمائے جو بعد میں اردو میں ''خلیج کا بحران اور نظام جہان نو'' اور انگریزی میں "The Gulf Crises and new World Order" اور عربی میں ''كارثة الخليج والنظام العالمى الجديد'' کے عنوان سے شائع ہوئے۔ عرب دنیا کے موجودہ حالات میں بھی یہ کتاب ان کے لئے تازہ بہ تازہ پیغام ہے۔

حضور کا سفر قادیان

۱۹۹۱ء کا سب سے اہم واقعہ حضور کا سفر قادیان تھا۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح قادیان آئے اور صد سالہ جلسہ قادیان میں شرکت فرمائی۔ جلسہ کی حاضری ۲۵ ہزار تھی۔

حضور ۱۶/دسمبر کو دہلی پہنچے اور ۱۹/دسمبر کو بذریعہ ریل قادیان میں ورود ہوا۔ ۲۶/تا ۲۸/دسمبر کو حضور نے جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے۔ حضور ۱۶/جنوری ۱۹۹۲ء کو واپس لندن پہنچے۔

حضور کا یہ سفر نہایت مبارک ثابت ہوا۔ قادیان اور بھارت میں بے شمار نئے راستے کھلے اور خدمت کی نئی راہیں خدا نے دکھائیں۔ اور عالمی بیعت کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد ہندوستان میں ۶ کروڑ سے زیادہ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

قادیان میں آنے والے مہمانوں کے لئے یورپی طرز کے وسیع وعریض گیسٹ ہاؤسز تعمیر ہوئے اور کئی مقدس مقامات کی تعمیر نو ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں قادیان کا ظاہری حسن بھی بڑھا۔

حضور نے درویشان قادیان کے حالات بہتر بنانے کے لئے کئی اہم اقدامات کئے۔ حضور نے قادیان میں صنعتیں لگانے اور احمدی لڑکیوں کے رشتے بیرون ممالک کرنے کی تحریکات فرمائیں۔

اس کے بعد حضور اگلے کئی سال قادیان کے جلسہ سالانہ سے بذریعہ سیٹلائیٹ خطاب فرماتے رہے۔ یہ بھی نہایت روح پرور تقاریب تھیں جب لندن میں قادیان کے لئے جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا اور تمام دنیا کے احمدی حضور کے خطاب سن کر گویا جلسہ قادیان میں شریک ہوتے رہے۔

صد سالہ تقریبات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں ایک لحاظ سے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی تاریخ دہرائی گئی۔ اور بے شمار چھوٹے بڑے واقعات میں حیرت انگیز مشابہت نظر آتی ہے۔

اس دور میں جماعت کی صد سالہ جوبلی کے علاوہ تین اہم تاریخی واقعات کی صد سالہ سالگرہ خاص طور پر منائی گئی۔

۱۔ ۱۹۹۴ء میں کسوف وخسوف۔

۲۔ ۱۹۹۶ء میں کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی''۔

۲۰۰۲ء تک اس کتاب کے تراجم 52 زبانوں میں شائع ہو چکے تھے۔

۳۔ ۲۰۰۰ء میں کتاب ''خطبہ الہامیہ''۔

ان سالوں میں خصوصیت کے ساتھ ان مضامین پر جلسے اور سیمینار منعقد کئے گئے۔ کتب اور خصوصی نمبر شائع کئے گئے اور نمائشیں اور خصوصی پروگرام مرتب کئے گئے۔

موعود منادی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سابقہ آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق وہ موعود منادی تھے جن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کل عالم میں پہنچنا مقدر تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بڑی خواہش تھی کہ جماعت کا ایک اعلیٰ درجہ کا ریڈیو سٹیشن قائم ہو۔ مگر خلافت رابعہ میں جماعت نے عالمی نظام مواصلات کے کئی مراحل یکدم طے کر لئے تاکہ صحف سابقہ کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوں جن کے مطابق ایک منادی نے دین مصطفیٰ کی منادی کرنا تھی اور اسے دنیا بھر میں بیک وقت دیکھا اور سنا جانا تھا اور اس کے پیغام کو ہر زبان والے نے اپنی زبان میں سننا تھا۔ مذہبی دنیا کے اس منفرد پروگرام کے اہم مراحل یہ ہیں۔

حضور کے ربوہ سے لندن تشریف لے جانے کے بعد حضور کے خطبات کی کیسٹس (آڈیو۔ وڈیو) تمام دنیا میں پہنچائی جاتی رہیں۔ مگر احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز میں ایک نئی خوشی یہ ملی کہ دوسری صدی کا پہلا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴/مارچ ۱۹۸۹ء ماریشس اور جرمنی میں بذریعہ ٹیلی فون براہ راست سنا گیا۔

۲۳/جون ۱۹۹۱ء میں حضور کا خطبہ عیدالاضحیٰ ۲۴ ممالک میں سنا گیا۔

۲۶/تا ۲۸/جولائی ۱۹۹۱ء کا جلسہ سالانہ لندن میں حضور کے خطابات گیارہ ممالک میں بذریعہ ٹیلی فون سنے گئے۔

۳۱/جنوری ۱۹۹۲ء کو حضور کا خطبہ پہلی دفعہ براعظم یورپ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ اسی سال کا جلسہ سالانہ ۳۱/جولائی تا ۲/اگست مکمل طور پر ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔

۲۱/اگست ۱۹۹۲ء سے حضور کے خطبات جمعہ چار براعظموں، ایشیا، افریقہ، یورپ اور آسٹریلیا میں باقاعدگی سے نشر ہونا شروع ہوئے۔

۱۶/اپریل ۱۹۹۳ء کو حضور نے اپنی بیٹی یاسمین رحمان مونا کا نکاح پڑھا جو سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر کیا گیا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا عالمی نکاح تھا۔

۷/جنوری ۱۹۹۴ء سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا۔ ایشیا اور افریقہ میں روزانہ ۱۲ گھنٹے اور یورپ میں ۳ گھنٹے کے پروگرام نشر ہونا شروع ہوئے۔

یکم/اپریل ۱۹۹۶ء سے یہ نشریات ۲۴ گھنٹے پر پھیل گئیں۔ جون ۱۹۹۶ء میں حضور کے دورہ کینیڈا کے دوران لندن اور کینیڈا کے دوطرفہ رابطوں کا آغاز ہوا۔ ۵/جولائی ۱۹۹۶ء کو ایم ٹی اے کی نشریات گلوبل بیم پر شروع ہوگئیں۔ ۱۹۹۹ء میں ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات کا آغاز ہوا۔

اس ٹیلی ویژن کے ذریعے جماعت کو جو وحدت نصیب ہوئی اس کا چند سال پہلے تصور بھی ناممکن تھا۔ اس نظام کا ہر مرحلہ حضور کی خصوصی نگرانی میں طے ہوا۔ اور اس کے ذریعے ہدایت اور انوار قرآنی اور علوم روحانی کے خزانے بانٹنے کا کام جاری ہے۔

عالمی بیعت

عالمی بیعت کی بنیاد جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۲ء سے ہوئی۔ حضور نے ۲۶/تا ۲۸/دسمبر کے جلسہ سے سیٹلائٹ کے ذریعہ افتتاحی اور اختتامی خطابات ارشاد فرمائے۔ اختتامی اجلاس میں آٹھ افراد کی بیعت بھی ہوئی۔ یہ پہلی بیعت تھی جو عالمی رابطوں پر نشر کی گئی۔

اسی طرح ۳۰/مئی ۱۹۹۳ء کو حضور نے خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقع پر ۱۳ ممالک کے ۱۷/افراد کی بیعت لی جو سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر کی گئی۔

عالمی بیعت کا باقاعدہ نظام جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء سے ہوا۔ حضور نے اپریل میں عالمی بیعت کی تیاری کے لئے پہلا پیغام جاری فرمایا۔ اور ۳۱/جولائی کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن ۲ لاکھ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضور کی وفات تک عالمی بیعت کی ۱۰ تقاریب میں قریباً ۱۷ کروڑ نو احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ بیعت کا نظام بھی ان پیشگوئیوں کے مطابق ہے جن میں کہا گیا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ امام مہدی کی بیعت کرو۔ اور پھر دنیا میں عظیم انقلاب برپا ہوگا۔

خدمت انسانیت کا بے پناہ جذبہ

حضور کے دل میں خدمت انسانیت کی بے پناہ تڑپ تھی اور یہ ہر رنگ ونسل اور ملت و مذہب سے بالاتر تھی۔ آپ کی مالی تحریکات میں سے کئی دنیا کے مختلف خطوں کے مصیبت زدگان کے لئے ہیں۔

۱۹۸۴ء میں آپ نے افریقہ کے قحط زدگان، ۱۹۹۲ء میں صومالیہ کے قحط زدگان اور ۱۹۹۴ء میں اہل روانڈا کے لئے مالی تحریکات فرمائیں۔ اسی طرح السلویڈور کے زلزلہ زدگان کے لئے تحریک فرمائی۔ جنوری ۱۹۹۵ء میں جاپان کے شہر کوبے میں زلزلہ آیا جس میں حضور کے ارشاد کے تابع جماعت نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح اگست ۱۹۹۹ء میں ترکی اور ۲۰۰۱ء میں بھارت میں زلزلہ کے موقع

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۳؍جون ۲۰۰۳ء مطابق ۱۳؍احسان ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۔وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (سورة البقره :۱۳۸)

اس آیت کا ترجمہ ہے: پس اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ بھی ہدایت پا گئے اور اگر وہ (اس سے) منہ پھیر لیں تو وہ (عادتاً) ہمیشہ اختلاف ہی میں رہتے ہیں۔ پس اللہ تجھے اُن سے (نمٹنے کے لئے) کافی ہوگا۔ اور وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اگر وہ پھر جائیں تو تم گھبراؤ نہیں۔ اُن کے اس اِعراض کی سوائے اس کے اَور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اختلاف کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور تم سے کسی حالت میں بھی اتحاد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ عبارت اصل میں اِنْ هُمْ اِلَّا فِيْ شِقَاق ہے یعنی ان کے اس اِعراض سے تم پریشان مت ہو۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں بعض کمزور دل مسلمان خیال کر سکتے تھے کہ یہ لوگ تو ہم سے اَور زیادہ دُور ہو جائیں گے۔ فرماتا ہے: یہ تو تم سے پہلے ہی دُور ہیں اور اُن باتوں کی طرف آنے کو تیار نہیں جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہیں۔ اور جب اُن کے دلوں میں اتنا بُغض ہے اور وہ پہلے ہی تم سے جُدا ہیں تو پھر اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ پس اس بات سے مت ڈرو کہ علیحدگی کی صورت میں ہمیں اُن سے تکلیف پہنچے گی اور لڑائیاں ہونگی۔

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰه۔ اُن کے مقابلے میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ اُن کے حملوں سے تمہیں خود بچائے گا اور تمہاری آپ حفاظت فرمائے گا۔ جب تک انسان کو یہ مقام حاصل نہ ہو، وہ حقیقی مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایمان کا مقام وہی ہے جو فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰه کے ماتحت ہو۔ یعنی وہ اس مقام پر کھڑا ہو کہ دشمن اُسے نقصان پہنچانے کے لئے خواہ کس قدر کوشش کرے، وہ سمجھے کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے، وہ دشمن کو مجھ پر غالب نہیں آنے دے گا۔ اور اگر اس مقابلے میں میرے لئے موت مقدر ہے، تب بھی کوئی غم نہیں کیونکہ ہم نے مر کر خدا کے پاس ہی جانا ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ڈرتے کیوں ہو۔ اگر تم خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو وہی تمہاری حفاظت کرے گا اور وہی تمہیں ہر قسم کے نقصان سے بچائے گا۔

غرض اگر یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو تم سمجھ لو کہ ان کے دلوں میں تمہاری نسبت سخت عداوت اور دشمنی ہے۔ اور وہ تمہارے خلاف شرارتیں کریں گے۔ مگر ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا، وہ تمہیں اُن کے حملے سے خود بچائے گا۔ اور اُن کی شرارتیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:-

''وهو السميع العليم۔ فرماتا ہے: یہ نہ سمجھ لو کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے چونکہ وعدہ ہو گیا ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ دُعائیں کرو کہ ایسا ہی ہو۔ خدا تعالیٰ سننے والا ہے اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں، اُن کا اُسے خود علم ہے۔ وہ آپ اُن کا انتظام کر دے گا۔

انسان کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ انسان پر اس کا دشمن حملہ کرتا ہے اور اُس حملے کا اُسے علم ہوتا ہے اور جہاں تک اُس کے لئے ممکن ہوتا ہے وہ اُس کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے۔ دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ اُس کا دشمن ایسے وقت میں حملہ کرتا ہے جبکہ اُسے خبر نہیں ہوتی۔ یا ایسے ذرائع سے حملہ کرتا ہے جن کی اُسے خبر نہیں ہوتی۔ مثلاً اس کے کسی دوست کو خرید لیتا ہے اور اس کے ذریعے اُسے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ یا رات کو اُس پر سوتے سوتے حملہ کر دیتا ہے۔ یا راستے میں چھپ کر بیٹھ جاتا اور اندھیرے میں حملہ کر دیتا ہے یا وہ اُسے تیر مار دیتا ہے یا کھانے میں زہر ملا کر اُسے کھلا دیتا ہے یا اس کا مال یا جانور چُرا لیتا ہے۔ یہ وہ حملے ہیں جو اُس کے علم میں نہیں ہوتے اور اس وقت ہوتے ہیں جبکہ وہ بے خبر ہوتا ہے۔ ان دونوں حملوں کے بچاؤ کی مختلف تدبیریں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ دشمن کس طرح اور کس رنگ میں حملہ کرے گا۔ اگر تم کو اُس کے حملے کا علم ہو مگر تم دفاع کی طاقت نہ پاؤ تو ایک سمیع اور علیم خدا موجود ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دشمن تم پر حملہ آور ہے اور تم میں اُس کے دفاع کی طاقت نہیں۔ پس تم گھبراؤ نہیں۔ تم ہمیں آواز دو۔ ہم فوراً تمہاری مدد کے لئے آجائیں گے۔ اور اگر تم سوئے ہوئے ہو یا راستے پر سے گزر رہے ہو یا تاریکی میں سفر کر رہے ہو اور دشمن نے اچانک تم پر حملہ کر دیا ہے یا کھانے میں زہر ملا دیا ہے یا چوری سے مال نکال لیا ہے۔ یا کسی دوست سے مل کر اُس نے تم پر حملہ کر دیا ہے اور تمہیں اس کا علم نہیں ہوا۔ تو فرماتا ہے کہ ہم علیم ہیں۔ ہم خوب جاننے والے ہیں اور ہمیں ہر قسم کی قوتیں حاصل ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں بھی تم گھبراؤ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اُس سے دُعائیں کرو۔ وہ تمہاری تمام مشکلات کو دُور کر دے گا اور تمہارے دشمن کو ناکام اور ذلیل کرے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۲۔ صفحہ ۲۱۵۔۲۱۶)

اب جب انسان پر کوئی مصیبت یا آفت آتی ہے اس وقت تو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے، قدرتی بات ہے اور اس وقت مومن یا کافر کا سوال نہیں۔ ہر ایک کو جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں کرتے، دہریہ بھی، اس وقت خدا تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں جب اضطراب پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سن بھی لیتا ہے لیکن مومن کا یہ کام ہے کہ امن کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے، اپنی حفاظت کے لئے، جماعت کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے، تاکہ جب مشکل دَور آئے اس وقت جو پہلے مانگی ہوئی دعائیں ہیں ان کا بھی اثر ہو اور خدا تعالیٰ اپنی قبولیت کے نظارے جلد سے جلد دکھا سکے۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''پس اگر دوسرے لوگ بھی جو اسلام کے مخالف ہیں اسی طرح ایمان لاویں اور کسی نبی کو جو خدا کی طرف سے آیا، ردّ نہ کریں۔ تو بلاشبہ وہ بھی ہدایت پا چکے۔ اور اگر وہ روگردانی کریں اور بعض نبیوں کو مانیں اور بعض کو ردّ کر دیں تو انہوں نے سچائی کی مخالفت کی اور خدا کی راہ میں پھوٹ ڈالنی چاہی۔ پس تُو یقین رکھ کہ وہ غالب نہیں ہو سکتے اور ان کو سزا دینے کے لئے خدا کافی ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں خدا اُس

رہا ہے۔اوران کی باتیں خدا کے علم سے باہر نہیں‘‘۔

(لیکچر مشمولہ چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

’’اگر وہ ایسا ایمان لائیں جیسا کہ تم ایمان لائے تو وہ ہدایت پاچکے اور اگر ایسا ایمان نہ لاویں تو پھر وہ ایسی قوم ہے(کہ) جو مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتی اور صلح کی خواہاں نہیں۔‘‘

(یادداشتیں براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ و پیغام صلح صفحہ ۵۱)

’’﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وهُوَ السّميعُ الْعَليم﴾ اوراُن کی شرارتوں کے دفع کرنے کے لئے خدا تجھے کافی ہے اور وہ سمیع اور علیم ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۳۰، حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر آپؑ نے فرمایا:’’ خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا‘‘۔(تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات)، جلد اوّل صفحہ ۱۱۶)

پس آج کل کے حالات میں کسی بھی احمدی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے ۔خدائی وعدے ہیں ۔خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمارا مددگار رہا ہے اور انشاء اللہ رہے گا۔لیکن جہاں وہ مخالفین کی بیہودہ گوئی کو سن رہا ہے کیونکہ آج کل پاکستان میں پھر کافی شور ہوا ہوا ہے۔اوراس کوعلم ہے کہ یہ لوگ احمدیوں کے ساتھ ظلم روا رکھ رہے ہیں اور اپنی تقدیر کے مطابق ایسے لوگوں کی خدا تعالیٰ نے پکڑ کرنی ہے۔انشاء اللہ۔اور ہمارے تجربہ میں ہے کہ ماضی میں بلکہ ماضی قریب میں ایسی پکڑ کے نظارے وہ ہمیں دکھاتا رہا ہے اور اپنی قدرت نمائی کرتا رہا ہے۔پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے دل مایوس ہوں اور ہلکا سا احساس بھی پیدا ہو۔لیکن ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ ذمہ داری ڈال رہا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر میری طرف رجوع کرو اور میرے سے مانگو تا کہ وہ الٰہی تقدیر جو غالب آنی ہے انشاء اللہ، تمہیں بھی احساس رہے کہ تمہاری دعاؤں کا بھی اس میں کچھ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو بھی سنا ہے۔پس ان دنوں میں بہت زیادہ دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۔اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

(سورۃ البقرہ:۱۸۲)

پس جو اُسے اُس کے سُن لینے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان ہی پر ہوگا جو اسے تبدیل کرتے ہیں۔یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں وصیت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

’’اگر کوئی شخص وصیت کرے اور بعد میں کوئی دوسرا شخص اس میں تغیر وتبدل کردے تو اس صورت میں تمام تر گناہ اس شخص کی گردن پر ہے جس نے وصیت میں ترمیم و تنسیخ کی ۔ یہ تغیر دوصورتوں میں ہوسکتا ہے۔ایک تو یہ کہ لکھانے والا تو کچھ اور لکھائے مگر لکھنے والا شرارت سے کچھ اور لکھ دے۔یعنی لکھوانے والے کی موجودگی میں ہی اُس کے سامنے تغیر وتبدل کردے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد اُس میں تغیر وتبدل کردے۔یعنی وصیت میں جو کچھ کہا گیا ہو اس کے مطابق عمل نہ کرے بلکہ اُس کے خلاف چلے۔اِن دونوں صورتوں میں اس گناہ کا وبال صرف اُسی پر ہوگا جو اُسے بدل دے۔(اِثْمُهٗ میں سبب مُسبّب کی جگہ استعمال کیا گیا ہے اور مراد گناہ نہیں بلکہ گناہ کا وبال ہے)۔یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس میں کسی قرآنی حکم کی طرف اشارہ ہے اور وہ حکم وراثت کا ہی ہے۔ ورنہ اس کا کیا مطلب کہ بدلنے کا گناہ بدلنے والوں پر ہوگا، وصیت کرنے والے پر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر اس وصیت کی تفصیلات شرعی نہیں تو بدلنے والے کو گناہ کیوں ہو۔اُس کے گناہ گار ہونے کا سوال تبھی ہوسکتا ہے جبکہ کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، اور وہ اسی طرح ہوسکتی ہے کہ مرنے والا تو یہ وصیت کرجائے کہ میری جائیداد احکام اسلام کے مطابق تقسیم کی جائے لیکن وارث اس کی وصیت پر عمل نہ کریں۔ایسی صورت میں وصیت کرنے والا تو گناہ سے بچ جائے گا لیکن وصیت تبدیل کرنے والے وارث گناہ گار قرار پائیں گے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دوم۔ صفحہ ۳۶۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

’’﴿اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْم﴾: فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں۔سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں۔چنانچہ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا﴾ (النساء: ۱۵)۔﴿فَمَنْ بَدَّلَهٗ﴾:اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے۔سب سے اوّل تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔خدا تعالیٰ نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی۔ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرماتا ہے اور عورتوں کو بھی۔﴿فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ﴾: چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے،ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہوگئی ہیں۔جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے۔یہ اس لئے کہ صریحاً النساء آیت ۱۵ میں فرمایا ولہ عذابٌ مهينٌ اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بہت بڑھ گیا ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا﴾(البقرۃ:۲۳۲)۔دوسرا﴿وَعَاشِرُوْا هُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء:۲۰)۔تیسرا﴿وَلَا تُضَارُّوْهُنَّ﴾ (الطلاق:۷) چوتھا ﴿فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ﴾ (النساء:۲۰)۔پنجم﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ﴾ (البقرۃ:۲۲۹)۔باوجود اس کے وراثت (یعنی ورثہ نہ دینے کا) کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے۔پھر دوسرا یہ کہ بعض ظالم عورت کو نہ رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ اخبار بدرؔ قادیان۔ ۸/ اپریل ۱۹۰۹ء)

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص سننے کے بعد وصیت کو بدل ڈالے تو یہ گناہ اُن لوگوں پر ہے جو جرم تبدیل وصیت کے عمداً مرتکب ہوں۔تحقیق اللہ سنتا اور جانتا ہے یعنی ایسے مشورے اُس پر مخفی نہیں رہ سکتے اور یہ نہیں کہ اُس کا علم ان باتوں کے جاننے سے قاصر ہے۔‘‘(چشمہ معرفت۔ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، وراثت کے حقوق۔اوران کا شرعی حصہ نہیں دیتے اب بھی یہ بات سامنے آتی ہے برصغیر میں اور جگہوں پر بھی ہوگی کہ عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا۔ وراثت میں ان کو جو ان کا حق بنتا ہے نہیں ملتا۔اور یہ بات نظام کے سامنے تب آتی ہے جب بعض عورتیں وصیت کرتی ہیں تو لکھ دیتی ہیں مجھے وراثت میں اتنی جائیداد تو ملی تھی لیکن مَیں نے اپنے بھائی کو یا بھائیوں کو دے دی اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔اب اگر آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں، جب بھی جائزہ لیا گیا تو پتہ یہی لگتا ہے کہ بھائی نے یا بھائیوں نے حصہ نہیں دیا اور اپنی عزت کی خاطر یہ بیان دے دیا کہ ہم نے دے دی ہے۔یا کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بھائی یا دوسرے ورثاء بالکل معمولی سی رقم اس کے بدلہ میں دے دیتے ہیں حالانکہ اصل جائیداد کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔تو ایک تو یہ ہے کہ وصیت کرنے والے، نظام وصیت میں شامل ہونے والے، ان سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کی امید رکھی ہے اس لئے ان کو ہمیشہ قول سدید سے کام لینا چاہئے اور حقیقت بیان کرنی چاہئے کیونکہ جو نظام وصیت میں شامل ہیں تقویٰ کے اعلیٰ معیار اور شریعت کے احکام کو قائم کرنے کی ذمہ داری ان پر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔اس لئے جو بھی حقیقت ہے، قطع نظر اس کے کہ آپ کے بھائی پر کوئی حرف آتا ہے یا ناراضگی ہو یا نہ ہو، حقیقت حال جو ہے وہ بہرحال واضح کرنی چاہئے۔تا کہ ایک تو یہ کہ کسی کا حق مارا گیا ہے تو نظام حرکت میں آئے اور ان کو حق دلوایا جائے۔ دوسرے ایک چیز جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے شریعت کی رو سے اس سے وہ اپنے آپ کو کیوں محروم کر رہی ہیں۔اور صرف یہی نہیں کہ اپنے آپ کو محروم کر رہی ہیں بلکہ وصیت کے نظام میں شامل ہو کے جو ان کا ایک حصہ ہے اس سے خدا تعالیٰ کے لئے جو دینا چاہتی ہیں اس سے بھی غلط بیانی سے کام لے کے وہاں بھی صحیح طرح ادائیگی نہیں کر رہیں۔تو اس لئے یہ بہت احتیاط سے چلنے والی بات ہے۔وصیت کرتے وقت سوچ سمجھ کر یہ ساری باتیں واضح طور پر لکھ کے دینی چاہئیں۔

پھر صفت سَمِيْع کے ضمن میں ایک اور آیت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَجْعَلُوْا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾(سورۃ البقرہ:۲۲۵)

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ اس غرض سے نہ بناؤ کہ تم نیکی کرنے یا تقویٰ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے سے بچ جاؤ۔اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔ یعنی جس طرح ایک شخص نشانہ پر بار بار تیر مارتا ہے اسی طرح تم بار بار خدا تعالیٰ کی قسمیں نہ کھایا کرو کہ ہم یوں کردینگے اور وُوں کردیں گے۔ ﴿اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ﴾ یہ ایک نیا اور الگ فقرہ ہے جو مبتدا ہے خبر محذوف کا۔ اور خبر محذوف اَمْثَلُ وَاَوْلٰی ہے۔ یعنی بِرُّكُمْ وَتَقْوٰكُمْ وَاِصْلَاحُكُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَمْثَلُ وَاَوْلٰی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارا نیکی اور تقویٰ اختیار کرنا اور اصلاح بین الناس کرنا زیادہ اچھا ہے۔ صرف قسمیں کھاتے رہنا کہ ہم ایسا کردیں گے، کوئی درست طریق نہیں۔ تمہیں چاہیے کہ قسمیں کھانے کی بجائے کام کر کے دکھاؤ۔ پہلے قسمیں کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ زجاج جو مشہور نحوی اور ادیب گزرے ہیں، انہوں نے یہی معنے کئے ہیں۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو روک نہ بناؤ اُن چیزوں کے لئے جن پر تم قسم کھاتے ہو۔ یعنی بِرّ کرنا، تقویٰ کرنا اور اصلاح بین الناس کرنا۔ اس صورت میں یہ تینوں اَیْمَان کا عطف بیان ہیں اور اَیْمَان کے معنے قسموں کے نہیں بلکہ اُن چیزوں کے ہیں جن پر قسم کھائی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے نیک کام کی قسم نہ کھالیا کرو۔ تاکہ یہ کہہ سکو کہ کیا کروں چونکہ میں قسم کھا چکا ہوں، اس لئے نہیں کرسکتا۔ مثلاً کسی ضرورتمند نے روپیہ مانگا تو کہہ دیا کہ مَیں نے تو قسم کھالی ہے کہ آئندہ مَیں کسی کو قرض نہیں دوں گا۔

تو آپ فرماتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اگر کوئی نیکی اور تقویٰ اور اصلاح بین الناس کے کام کے لئے تمہیں کہے تو یہ نہ کہو کہ مَیں نے تو قسم کھائی ہوئی ہے، مَیں یہ کام نہیں کرسکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تیسرے معنے یہ ہیں کہ اس ڈر سے کہ تمہیں نیکی کرنی پڑے گی خدا تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔ اس صورت میں اَنْ تَبَرُّوْا مفعول لاجلہ ہے اور اس سے پہلے کراھۃ مقدر رہے۔ اور مراد یہ ہے کہ اگر اچھی باتیں نہ کرنے کی قسمیں کھاؤ گے تو ان خوبیوں سے محروم ہوجاؤ گے، اس لئے نیکی تقویٰ اور اصلاح بین الناس کی خاطر اس لغو طریق سے بچتے رہو۔ درحقیقت یہ سب معنے آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ صرف عربی عبارت کی مشکل کو مختلف طریق سے حل کیا گیا ہے۔ جس بات پر سب مفسرین متفق ہیں، وہ یہ ہے کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ بنالو۔ یعنی اُٹھتے اور قسم کھالی۔ یہ ادب کے خلاف ہے اور جو شخص اس عادت میں مبتلا ہوجاتا ہے وہ بسا اوقات نیک کاموں کے بارے میں بھی قسمیں کھالیتا ہے کہ مَیں ایسا نہیں کروں گا۔ اور اس طرح یا تو بے ادبی کا اور یا نیکی سے محرومی کا شکار ہوجاتا ہے۔ یا یہ کہ بعض اچھے کاموں کے متعلق قسمیں کھا کر خدا تعالیٰ کو ان کے لئے روک نہ بنالو۔ اِن معنوں کی صورت میں داؤ پیچ والے معنے خوب چسپاں ہوتے ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ صدقہ وخیرات سے بچنے کے لئے چالیں چلتے ہیں اور داؤ کھیلتے ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کی قسم کو جان بچانے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ گویا دوسرے سے بچنے اور اُسے پچھاڑنے میں جو داؤ استعمال کئے جاتے ہیں اُن میں سے ایک خدا تعالیٰ کی قسم بھی ہوتی ہے۔ پس فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ کے نام کو ایسے ذلیل حیلوں کے طور پر استعمال نہ کیا کرو۔ میرے نزدیک سب سے اچھی تشریح علامہ ابوحیان کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے احسان اور نیکی وغیرہ کے آگے روک بنا کر کھڑا نہ کردیا کرو۔

﴿وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ میں بتایا کہ اگر تمہیں نیکی اور تقویٰ اور اصلاح بین الناس کے کام میں مشکلات پیش آئیں تو خدا تعالیٰ سے اس کا دفعیہ چاہو اور ہمیشہ دعاؤں سے کام لیتے رہو کیونکہ یہ کام دعاؤں کے بغیر سرانجام نہیں پاسکتے اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ علیم بھی ہے۔ اگر تم اس کی طرف جھکو گے تو وہ اپنے علم میں سے تمہیں علم عطا فرمائے گا اور نیکی اور تقویٰ کے بارے میں تمہارا قدم صرف پہلی سیڑھی پر نہیں رہے گا بلکہ علم لدنی سے بھی تمہیں حصہ دیا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم۔ صفحہ ۵۰۶ تا ۵۰۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿عُرْضَةً﴾: اللہ کے نام کو نیکی کرنے میں روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دیا: مَیں فلاں کے ساتھ نیکی نہیں کروں گا، فلاں کے گھر نہ جاؤں گا۔ وغیرہ

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء۔ تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۹ صفحہ ۴۴۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کی رُو سے لغو یا جھوٹی قسمیں کھانا منع ہے کیونکہ وہ خدا سے ٹھٹھا ہے اور گستاخی ہے اور ایسی قسمیں کھانا بھی منع ہے جو نیک کاموں سے محروم کرتی ہوں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ مَیں آئندہ مسطح صحابی کو صدقہ خیرات نہیں دوں گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا﴾۔ یعنی ایسی قسمیں مت کھاؤ جو نیک کاموں سے باز رکھیں......تفسیر مفتی ابومسعود مفتی روم میں زیر آیت ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ﴾ لکھا ہے کہ عُرضہ اس کو کہتے ہیں کہ جو چیز ایک بات کے کرنے سے عاجز اور مانع ہوجائے اور لکھا ہے کہ یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق میں ہے جب کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کو جو صحابی ہے، بباعث شراکت اس کی حدیث اِفک میں، کچھ خیرات نہیں دوں گا۔ پس خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ ایسی قسمیں مت کھاؤ جو تمہیں نیک کاموں اور اعمال صالحہ سے روک دیں، نہ یہ کہ معاملہ متنازعہ، جس سے طے ہو۔"

(الحکم۔ جلد ۸۔ نمبر ۲۲۔ بتاریخ ۱۰/جولائی ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۷)

اب صفت سمیع کے تحت بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے بعض واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعے کے روز مسجد نبوی میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اُس نے آنحضرت ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرکے عرض کیا: یا رسول اللہ! مویشی مر رہے ہیں، راستے مخدوش ہو رہے ہیں، آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور دعا کرتے ہوئے تین مرتبہ کہا: "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا" اے اللہ! ہم پر بارش کا پانی نازل کر۔

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں اُس وقت آسمان پر کوئی بادل یا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آرہا تھا جبکہ سلع پہاڑ تک ان دنوں کوئی گھر تعمیر نہ ہوا تھا۔ اچانک سلع کے پیچھے سے ڈھال کی شکل کی ایک بدلی نمودار ہوئی جب وہ آسمان کے وسط میں آئی تو پھیل گئی، پھر بارش برسانے لگی۔

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر ایک شخص اگلے جمعہ، اُسی دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور مخاطب ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! اموال تباہ ہو رہے ہیں، راستے منقطع ہوگئے ہیں۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ بارش کو روک لے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے، پھر کہا: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" اے اللہ! ہمارے اردگرد تو بارش ہو مگر ہمارے اوپر بارش نہ ہو۔ اے اللہ! چوٹیوں اور پہاڑوں، چٹیل میدانوں، وادیوں اور جنگلوں پر بارش برسا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا دعا کرنا تھا کہ بارش ختم ہوگئی اور جب نماز جمعہ پڑھ کر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع)

ایک روایت اسی قسم کی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بارہ میں بھی آتی ہے۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۹۰۹ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکان گر گئے۔ آٹھویں یا نویں روز حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں، آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ یہ دعا بارش بند ہونے کی دعا تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

بدر کے دوران جب کہ دشمن کے مقابلے میں آپ ﷺ اپنے جاں نثار بہادروں کو لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے۔ کفار نے اپنا قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرے لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑ دی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے بارش بھیج کر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کردیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہوگئی۔ اسی طرح اَور بھی تائیدات سماویہ ظاہر ہو رہی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا آنحضرت ﷺ پر غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غنا کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بے تاب ہو کر اس کے حضور میں دعا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

فتح ہو۔آپؐ یہ دعا کر رہے تھے اور اس الحاح کی کیفیت میں آپؐ کی چادر بار بار کندھوں سے گر جاتی تھی کہ اے میرے خدا! اپنے وعدے کو، اپنی مدد کو پورا فرما۔اے میرے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدے میں گر جاتے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے اور آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر پڑتی تھی۔حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے لڑتے لڑتے آنحضرت ﷺ کا خیال آتا اور مَیں دوڑ کے آپؐ کے پاس پہنچ جاتا تو دیکھتا کہ آپؐ سجدے میں ہیں اور آپؐ کی زبان پر یَا حَیُّ یَا قَیُّوم کے الفاظ جاری ہیں۔حضرت ابوبکرؓ جوش فدائیت میں آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور عرض کرتے: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ گھبرائیں نہیں۔اللہ ضرور اپنے وعدے پورے کرے گا۔مگر اس مقولے کے مطابق کہ ''ہر کہ عارف تراست ترساں تر''، برابر دعا و گریہ وزاری میں مصروف رہے۔آپؐ کے دل میں خشیت الٰہی کا یہ گہرا احساس مضمر تھا کہ کہیں خدا کے وعدوں میں کوئی ایسا پہلو مخفی نہ ہو جس کے عدم علم سے تقدیر بدل جائے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد۔ باب فی درع النبی)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! مَیں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں، تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔میرے اللہ! اگر تُو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضورؐ اتنی عاجزی اور زاری کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے، اتنی آہ وزاری کافی ہے۔اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔حضور اس وقت زرع پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اسی حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ دشمن کی جمعیت شکست کھا جائے گی۔ان کے منہ موڑ دئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کے لئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔(بخاری کتاب الجہاد)۔چنانچہ اب دیکھیں دشمن کو جنگ بدر میں کس طرح ذلت کی شکست ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور مَیں انہیں دعوت اسلام دیا کرتا تھا۔جب ایک دن میں نے انہیں پیغام حق پہنچایا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں بعض ایسی باتیں کیں جو مجھے ناگوار گزریں تو مَیں روتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مَیں اپنی والدہ کو دعوت اسلام دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیتی تھیں۔اور آج جب میں نے انہیں یہ دعوت دی تو انہوں نے آپؐ کے بارہ میں مجھے ایسی باتیں سنائیں جو مجھے ناپسند ہیں۔آپؐ دعا کریں کہ اللہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدے۔تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ اھْدِ أمّ أبِی ھُرَیْرَۃ'' کہ اے اللہ تو ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی اس دعا کی وجہ سے خوش خوش گھر کے لئے نکلا اور جب گھر کے دروازہ کے پاس پہنچا تو وہ بند تھا اور میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا کہ اے ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرو۔اسی اثناء میں مَیں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔آپ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غسل کیا، کپڑے بدلے اور دوپٹہ اوڑھ کر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ! اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں فوراً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خوشی سے روتے ہوئے حاضر ہوا۔اور عرض کی: مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی ہے اور ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدی ہے۔اس پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اچھا ہوا ہے۔تب میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپؐ اللہ سے یہ دعا بھی کریں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو مؤمنین کا محبوب بنا دے اور وہ ہمیں محبوب ہوں۔تب آپ ﷺ نے دعا کی: کہ اے اللہ! تُو اپنے اس بندہ ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو مومنوں کا اور مؤمنین کو ان کا محبوب بنا دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس مومن نے مجھے دیکھا بھی نہیں، بس میرے بارے میں سنا ہے، وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم۔جلد۴ صفحہ ۱۹۳۸۔ باب من فضائل ابی ہریرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے واقعات پیش ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے بچپن کا ایک واقعہ ہے۔کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہوگئے اور حالت بہت تشویشناک ہوگئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق دعا کی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ 'سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبِّ رَحِیْم'، یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم وکریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ بالکل توقع کے خلاف صحت یاب ہوگئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور زبردست نشان قبولیت دعا کا بیان کرتا ہوں۔کپورتھلہ کے بعض غیر احمدی مخالفوں نے کپورتھلہ کی احمدیہ مسجد پر قبضہ کرکے مقامی احمدیوں کو بے دخل کرنے کی کوشش کی۔بالآخر یہ مقدمہ عدالت میں پہنچا اور کافی دیر تک چلتا رہا۔کپورتھلہ کے بہت سے دوست فکرمند تھے اور گھبرا گھبرا کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دوستوں کے فکر اور اخلاص سے متأثر ہو کر ایک دن ان کی درخواست پر غیرت کے ساتھ فرمایا: گھبراؤ نہیں! اگر مَیں سچا ہوں تو یہ مسجد تمہیں مل کر رہے گی۔مگر عدالت کی نیت خراب تھی اور جج کا رویہ بدستور مخالفانہ رہا۔آخر اس نے عدالت میں برملا کہہ دیا کہ ''تم لوگوں نے نیا مذہب نکالا ہے۔اب مسجد بھی تمہیں نئی بنانی پڑے گی اور ہم اسی کے مطابق فیصلہ دیں گے''۔مگر ابھی اس نے فیصلہ لکھا نہیں تھا اور خیال تھا کہ عدالت میں جا کر لکھوں گا۔اس وقت اس نے اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں بیٹھ کر نوکر سے بوٹ پہنانے کے لئے کہا۔نوکر بوٹ پہنا ہی رہا تھا کہ جج پر اچانک دل کا حملہ ہوا اور وہ چند لمحوں میں ہی اس حملہ میں ختم ہوگیا۔اس کی جگہ جو دوسرا جج آیا تو اس نے مسل دیکھ کر احمدیوں کو حق پر پایا اور مسجد احمدیوں کو دلا دی۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ ۱۲۵۔۱۲۶)

پھر ایک اور واقعہ ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمۂ معرفت میں بیان فرمایا ہے۔اس جگہ ایک تازہ قبولیت دعا کا نمونہ جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا، ناظرین کے فائدہ کے لئے لکھتا ہوں۔وہ یہ ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دئے گئے تھے۔انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔اس طوفان غم وہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست ہی نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے۔وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلاتوقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ ''اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے''۔تب مَیں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود اور مراد کے موافق حکم نافذ ہوگیا۔تب انہوں نے بلاتوقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دے دئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا''۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۸۔۳۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتٰی میں داخل ہے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکھن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے، قضاء وقدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔(یعنی ہلکایا کتا کاٹ گیا)۔ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ناچار اُس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar

Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اِس حالت میں اُس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اُس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلّط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجّہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی۔ اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحت یاب ہو گیا‘‘۔ اور یہ واقعہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوا نہ بعد میں۔ کیونکہ ایک دفعہ جب اثر ہو جائے تو بہرحال ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ ابن میاں کرم الدین صاحب سکنہ راجیکی ضلع گجرات بیان فرماتے ہیں کہ:-

حافظ آباد کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک شخص الٰہی بخش رہا کرتا تھا۔ اسے ایک دفعہ بعض احمدیوں نے قادیان لانے کے لئے تیار کیا۔ وہ تیار ہو گیا۔ بٹالہ اترنے سے پہلے اسے بخار آ گیا۔ بخار کی حالت میں ہی وہ بٹالہ سٹیشن پر اترا۔ آگے مولوی محمد حسین بٹالوی ملا۔ اس نے دیکھا کہ یہ شخص بخار کی حالت میں قادیان جا رہا ہے۔ اس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو تجھے رستہ میں ہی بخار نہ ہو جاتا اور کہا کہ وہاں تو دکانداری ہے، وہاں ہرگز مت جانا۔ مگر اُس نے کہا ایک دفعہ تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ وہ قادیان آیا۔ حضرت اقدس کی مجلس میں بیٹھا ہی تھا کہ حضور نے فرمایا۔ ہمارے بعض مخالف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہاں دکانداری ہے۔ بیشک یہ دکان ہے مگر یہاں سے خدا اور اس کے رسول کا سودا ملتا ہے۔ یہ بات سن کر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کا ایمان تازہ ہوا اور معاً تیز بخار بھی اتر گیا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲۔ صفحہ ۱۴۰)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ذکر کرتا ہوں۔ ۱۸۸۳ء کا الہام ہے:

’’یَاعَبْدَالْقَادِرِ اِنِّی مَعَکَ اَسْمَعُ وَاَرٰی‘‘۔ اے عبدالقادر مَیں تیرے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ (براہین احمدیہ ہرچہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۳۔ ترجمہ از صفحہ ۶۱۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے‘‘۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ ۱۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا کے ذریعہ سے ہوگا‘‘۔

(سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ صفحہ ۵۱۸)

دنیائے طب

(ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی۔ لندن)

عورتوں میں دل کی بیماری

مردوں کی نسبت عورتوں میں دل کی بیماری (جو خون کی شریانوں سے تعلق رکھتی ہے جسے ہارٹ اٹیک یا انجائنا کہا جاتا ہے) کم پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ عورتوں کے جوانی کے ایام میں جب حیض ابھی بند نہیں ہوئے ہوتے ان کے جسم میں جو ہارمون پیدا ہوتے ہیں وہ اس امر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ حیض بند ہو جانے کے بعد مردوں اور عورتوں میں دل کی بیماریوں کی شرح تقریباً برابر ہو جاتی ہے۔ یہ بات آجکل مانی جاتی ہے کہ کولیسٹرول کا دل کی بیماری سے براہ راست تعلق ہے۔ کولیسٹرول کے دو اجزا ہیں۔ ایک کو HDL کہتے ہیں اور دوسرے کو LDL۔ خون میں HDL زیادہ ہو تو وہ ہارٹ اٹیک سے بچاتا ہے جبکہ LDL کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ عورتوں میں حیض بند ہونے سے قبل LDL کی مقدار مردوں کی نسبت ہمیشہ کم ہوتی ہے اور HDL کی مقدار زیادہ اور یہ کیفیت مردوں کی نسبت ساری عمر برقرار رہتی ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں میں کولیسٹرول کا ہونا اتنا مضرّ نہیں جتنا کہ مردوں میں کیونکہ عورتوں میں قدرتی طور پر اس معاملہ میں مدافعت زیادہ پائی جاتی ہے۔

چھاتیوں کا کینسر اور انڈے

انڈے کی زردی میں کولیسٹرول زیادہ ہوتا ہے اور دل کے مریضوں کے لئے اسے مضرّ سمجھا جاتا ہے لیکن ایک چیز اگر کسی ایک بات کے لئے مضرّ ہے تو کسی اور کے لئے فائدہ مند بھی۔ امریکہ میں حال ہی میں کچھ محققین نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ اگر بارہ سے اٹھارہ سال تک کی لڑکیوں نے باقاعدگی سے اپنی غذا میں انڈے کھائے ہوئے ہوں تو وہ آئندہ زندگی میں چھاتیوں کے کینسر سے نسبتاً محفوظ رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی غذائیں جن میں گوشت کی چربی کم اور سبزیاں زیادہ ہیں وہ بھی چھاتیوں کا کینسر ہونے سے روکتی ہیں۔ یہ انکشاف امریکہ میں ایک لاکھ بیس ہزار عورتوں سے انٹرویو لینے کے بعد سامنے آیا۔ اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو عورتیں غریب ممالک سے آئی تھیں کیونکہ وہ زیادہ تر اوپر بتائی ہوئی غذا کی عادی تھیں اس لئے وہ چھاتیوں کے کینسر سے قدرے محفوظ رہیں۔ لیکن ان کی اولادیں جو امریکہ میں پل رہی ہیں اور وہاں کی مرغن غذاؤں کی عادی ہو رہی ہیں ان میں یہ حفاظتی پہلو ختم ہوتا جا رہا ہے۔ واضح ہو کہ انڈے میں حفاظتی پہلو کولیسٹرول نہیں بلکہ اس میں موجود مختلف وٹامن، Minerals اور Omino acid ہے۔ چونکہ یہ ابتدائی تحقیق ہے اس لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہے اور قارئین کو چاہئے کہ غیر ضروری طور پر غذا کو تبدیل نہ کریں۔ برطانیہ کے ایک ادارہ Break Through Breast Cancer کے ایک ترجمان نے اس تحقیق پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارا مشورہ ہے کہ عورتیں ایک صحت بخش اور معتدل غذا کا استعمال جاری رکھیں۔ (جس سے مراد یہ ہے کہ دھڑا دھڑ بچوں کو انڈے نہ کھلانا شروع کر دیں۔)

پراسٹیٹ کا سرطان

Prostate Cancer

پراسٹیٹ صرف مردوں ہی میں پایا جاتا ہے اور عمر کے ساتھ اس کے سرطان کا امکان بڑھتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ۹۰ سالہ مردوں میں اس کی شرح ۹۰ فیصد بتائی جاتی ہے۔ ایشیائی ملکوں میں اس کی شرح سب سے کم ہے اور امریکہ میں سب سے زیادہ۔ لیکن جب ایشیائی احباب امریکہ میں ہجرت کر جاتے ہیں تو پھر ان میں بھی یہ بیماری کی شرح بڑھ کر امریکیوں کے برابر ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آب و ہوا اور ماحول کا اثر ہے۔ گو اس پر تحقیق جاری ہے لیکن فی الحال یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ پراسٹیٹ کے سرطان کی وجہ صرف ماحول اور آب و ہوا ہے یا کچھ اور۔

بچوں میں کان کا درد

والدین کو خوب علم ہوگا کہ چھوٹی عمر میں تقریباً ہر بچہ کو کسی نہ کسی وقت کان کا درد اٹھتا ہے۔ کچھ سال پہلے تک جب ڈاکٹر صاحبان کان کا معائنہ کرتے تھے تو کان کے پردہ میں ورم یا سوزش کو دیکھ کر انٹی بائیوٹک دیا کرتے تھے۔ اس طرح کئی بچوں کو اس قدر انٹی بائیوٹک دی جاتی تھی کہ لگتا تھا وہ اسی پر پل رہے ہیں۔ لیکن حالیہ تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ سوزش اور درد کی وجہ اکثر بچوں میں Virus تھی جہاں انٹی بائیوٹک کام ہی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اب Scottish Intercollegiate Guidline Network یعنی SIGN کی طرف سے کچھ ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ اس ادارہ کی ہدایات کو کم از کم برطانیہ میں بہت عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ یہ حقائق پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان ہدایات کے مطابق کان میں سوزش اور ورم سے درد کو سوائے دردکشا دوائی کے (جیسے پیراسیٹا مول، ایڈول (ADVIL)، ٹائی لینول (TYLEONEL) وغیرہ) کسی اور دوا سے علاج نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ بیماری محدود وقت کے لئے آتی ہے اور اپنی میعاد کو پہنچ کر خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ہاں جن بچوں کو چھ ماہ کے عرصہ میں کم از کم چار بار یہ درد ہو انہیں ہسپتال سپیشلسٹ کے پاس بھجوا دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ تین سال سے زیادہ عمر کے بچوں کو اگر یہ انفیکشن ہو رہی ہے اور سماعت پر بھی اثر پڑ رہا ہے تو انہیں بھی سپیشلسٹ کے پاس بھیج دینا چاہئے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں اور خلافت رابعہ کا بابرکت عہد

(چوھدری مبارک مصلح الدین احمد۔ ربوہ)

(دوسری اور آخری قسط)

دیگر مالی تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اور بہت سی مالی تحریکات جاری فرمائیں۔ دس تحریکات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے مزید ۲۴ تحریکات کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:۔

(۱)...... ۲۹/نومبر ۱۹۸۴ء کو **حبشہ کے مصیبت زدگان** کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے امداد کی تحریک فرمائی۔

(۲)...... ۱۲/جولائی ۱۹۸۵ء کو اشاعت لٹریچر کی اہمیت کے پیش نظر جدید کمپیوٹر پریس کے لئے ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ کی تحریک فرمائی۔ اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ سے ابتداء کی اور فرمایا: ’’مَیں چند احباب سے خصوصی تحریک کرنے کی بجائے عمومی تحریک کرنا پسند کرتا ہوں جس میں غرباء کو بھی شامل ہونے کا موقع مل جائے‘‘۔

(۳)......**سیدنا بلالؓ فنڈ**۔ ۱۴/مارچ ۱۹۸۶ء کو راہ مولیٰ میں تکلیف اٹھانے والوں اور شہداء کے اہل وعیال اور پسماندگان کے خیال رکھنے کے لئے ایک مستقل فنڈ بنام ’سیدنا بلالؓ فنڈ‘ قائم کرنے کی تحریک فرمائی اور فرمایا: ’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اس بات کو اعزاز سمجھے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی......‘‘۔ حضور نے دو ہزار پاؤنڈ اپنی طرف سے دے کر اس کا آغاز فرمایا۔

۲۹/جون ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’ان مشکلات میں مبتلا اسیران اور دوسروں کو جماعت کی طرف سے پیش کیا گیا انہوں نے بڑی محبت کے ساتھ قبول کرنے کے بعد اپنے خاندان کی طرف سے سیدنا بلال فنڈ میں بطور ہدیہ دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا دل کھول دیا اور بہت ہی پیارا خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ ’سیدنا بلال فنڈ‘ سے ایک سو زبانوں میں دنیا کو قرآن کریم کا یہ تحفہ پیش کیا جائے اور یہ سارے راہ مولیٰ میں تکلیف اٹھانے والوں کی طرف سے دنیا کو تحفہ ہوگا‘‘۔

(ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ جون ۱۹۸۶ء)

(۴)...... خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/مارچ ۱۹۸۶ء میں **’’توسیع مکان بھارت‘‘** کی تحریک فرمائی۔ قادیان کے مقدس مقامات کو محفوظ کرنا۔ دہلی، کانپور جیسی جگہوں پر اعلیٰ مراکز کی تعمیر اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ فرمایا مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی بیرون ہندوستان عام تحریک نہ کی جائے۔ تین صورتوں کو ملحوظ رکھ کر جن لوگوں نے قربانی کرنی ہے پیش کریں۔

(i) ہندوستان کی جماعتیں پیش کریں۔

(ii) ہندوستان کی جماعتوں سے تعلق والے جو باہر چلے گئے ہیں حصہ لیں۔

(iii) اگر کوئی انفرادی طور پر یہ حق جتلائے کہ قادیان کا تعلق ساری دنیا سے ہے، ہمیں بھی تعلق ہے، اپنے دل کے جذبہ سے ہم مجبور ہو کر یہ حق مانگتے ہیں کہ ہمیں اس میں شامل کرلیا جائے۔

(۵)......**’اشاعت قرآن فنڈ‘**۔ مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ قرآن مجید کی اشاعت کے لئے جلسہ سالانہ یو۔کے ۱۹۸۶ء کے موقع پر حضورؒ نے تحریک فرمائی۔ چنانچہ فوری طور پر بعض جماعتوں نے ایک زبان کے کل خرچہ کا، بعض نے نصف خرچہ کا وعدہ کیا۔ اسی طرح بہت سے افراد جماعت نے اپنی طرف سے اور بعض نے خاندان کی طرف سے ایک زبان کا خرچہ پیش کیا اور ہر تحریک پر احباب نے تیزی کے ساتھ ادائیگی بھی کردی۔

(۶)...... ۱۷/اکتوبر ۱۹۸۶ء کو **السلواڈور میں تباہی** کے نتیجہ میں ہونے والے یتیم بچوں یا جو بچے ماں باپ سے الگ ہو گئے کی کفالت اور تربیت کی ذمہ داری لینے کی تحریک فرمائی۔ کہ ’’احباب جس جس ملک میں ہیں وہاں جو بچے ہیں ان کے لئے اپنی اپنی حکومت سے درخواست کریں کہ جماعت احمدیہ اتنے بچوں کو گھر مہیا کرنے کے لئے تیار ہے اور جس حد تک بھی توفیق ہے بہترین تعلیم دینے کی ذمہ دار ہے۔‘‘

نیز فرمایا: یتامیٰ کے لئے ایک یتیم خانہ ربوہ میں مکمل ہو چکا ہے اور وسیع یتیم خانہ بنانے کا پروگرام ہے، انشاءاللہ۔ ضروری نہیں ربوہ میں ہی ہو، افریقہ میں بھی ہوسکتا ہے۔ ایک مخلص دوست نے تیس چالیس لاکھ روپے کی پیشکش اس کے لئے کی ہے۔

(۷)...... ۱۶/جنوری ۱۹۸۷ء کو **لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفاتر اور ہال کے لئے** عالمی لجنات اور مردوں کو تحریک فرمائی۔ نیز انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کو ہدایت فرمائی کہ ان میں حصہ لیں۔ بعد میں جب لجنہ مرکزیہ کی بجائے پاکستان کی لجنہ بن گئی تو پھر اسے پاکستان تک ہی محدود کردیا گیا۔ خدا کے فضل سے دفاتر اور شاندار ہال تعمیر ہو کر کام کر رہے ہیں۔

(۸)...... ۶/فروری ۱۹۸۷ء کو **صد سالہ جوبلی جشن** منانے کے لئے ہر ملک کے احمدیوں کو ایک **یادگار عمارت** پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ فرمایا: ’’ہر ملک اپنے وسائل کو مدنظر رکھ کر ایک عمارت پیش کرے۔ اس میں وقار عمل کو بڑا عمل دخل ہونا چاہئے۔‘‘

(۹)...... **ہالینڈ کی مسجد ’النور‘ کو دس گنا بڑھانے کی تحریک**۔ ۲۱/اگست ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ’’بعض شریروں نے ہالینڈ کی مسجد ’النور‘ کو نقصان پہنچایا ہے اور......جلانے کی ناپاک کوشش کی ہے...... موجودہ مسجد سے دس گنا بڑی عمارت بنائی جائے گی۔ اس تحریک کی ضرورت کہاں سے پوری ہوگی مجھے فکر نہیں۔ جماعتیں اس عظیم سعادت میں ضرور حصہ لیں گی۔ چند مساجد پاکستان میں شہید کی گئیں، اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں مساجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ ہالینڈ کی مالی حالت اچھی نہیں......لیکن ایک کام میں ہالینڈ کی جماعت کو حصہ لینا پڑے گا وہ یہ کہ اس تعمیر کے دوران وقار عمل کریں......آپ بھی خدا کا گھر سمجھ کر حصہ لیں۔ یہ وہ عظیم خدمت ہے جس کو خدا تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مخالفین کو بتا دیں کہ ہمارے ارادے بلند ہیں۔ دشمن اور شریر لوگ تو کمینی اور سفلی حرکتیں کرتے ہیں مگر آپ لوگوں کو تاریخی اعزاز حاصل ہوگیا ہے۔‘‘

(۱۰)......**منہدم شدہ مساجد کی مرمت اور از سرنو تعمیر کے لئے فنڈ کی تحریک**۔ ۱۸/ستمبر ۱۹۸۷ء کو خطبہ جمعہ میں اس فنڈ کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’دشمن مسجدیں گرانے میں بڑھیں گے اور اس بدبختی کی طرف مزید قدم اٹھائیں گے تو ہم مسجدیں بڑھا کر تعمیر کرنے میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔......مَیں ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کر چکا ہوں ان مساجد کے لئے جن پر دشمن حملہ کر رہا ہے۔ یہ وعدہ بتانے کی ضرورت اس لئے پڑی تا کہ احباب کو مزید تحریک ہو......جن احباب کو توفیق ہو وہ مساجد کے لئے تحفہ پیش کریں‘‘۔

(۱۱)......**مسجد واشنگٹن کے لئے تحریک:**

مورخہ ۷/جولائی ۱۹۸۹ء کو لاس اینجلس کی نئی مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ واشنگٹن میں اجتماعات کے لئے آپ سارے امریکہ سے اکٹھے ہو رہے ہیں اس لئے سب سے زیادہ وہاں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی ضرورت ہے۔ اس پہلو سے آپ کو تحریک کرنی چاہتا ہوں اور فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ نیویارک کا تیس ہزار ڈالر کا چیک اور ڈاکٹر حمیدالرحمٰن صاحب کا ۵۰ ہزار ڈالر کا چیک اس مسجد کو وقف کرتا ہوں۔ اور اس جوبلی سال کی خوشی میں جس نے امریکہ سے مجھے روپیہ پیش کیا وہ انشاءاللہ مَیں مسجد واشنگٹن کو ہی دوں گا۔ لیکن اس کے علاوہ عمومی تحریک کی بھی ضرورت ہے کیونکہ اخراجات کا اندازہ پچاس لاکھ ڈالرز ہے...... اگر جماعت امریکہ اس سال کو مسجد واشنگٹن کا سال بنائے تو جتنی رقم اس سال کے اندر اکٹھی ہو وہ ابتدائی ضرورت کے لئے پوری ہو جائے گی۔ لیکن ساتھ ہی مَیں تمام دنیا کی جماعتوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی واشنگٹن کی مسجد کے لئے حصہ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ عظیم مسجد تعمیر ہو کر خدا کے ذکر سے معمور ہے۔

(۱۲)......**صد سالہ جوبلی فنڈ نمبر ۲:** افریقہ اور ہندوستان کی خدمت کے لئے پانچ کروڑ روپے کی اپیل۔ جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۹ء کے دوسرے روز خطاب میں حضورؒ نے فرمایا: جو ہم اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل دیکھ رہے ہیں ان کا گہرا تعلق ہندوستان کے اولین قربانی کرنے والوں اور پھر پاکستان کے قربانی کرنے والوں سے ہے۔ ہندوستان کے ساری دنیا پر احسانات ہیں۔ اسی طرح باوجودیکہ احمدیت کے مخالفین نے افریقہ کی حکومتوں پر دباؤ ڈالا اور اپنی امداد بند کردینے کی دھمکی دی تھی افریقہ کے ممالک کی حکومتوں نے اس مدد کو بھی ٹھکرا دیا اور شرافت اور انسانیت پر آنچ نہیں آنے دی۔ اور احمدیت کی مخالفت کے لئے ذرہ بھی آمادہ نہ ہوئے۔ ان حکومتوں کا شکرادا کرتے ہوئے، ان کے احسانوں پر ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ کے قرآنی حکم کو پیش نظر رکھتے ہوئے افریقہ کی مزید خدمت کے لئے تیار ہوں۔ اور حسب استطاعت تعلیم، قابلیت اور تجربہ اور پیسے کے ذریعہ افریقہ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ اسی قرآنی ارشاد کے تابع پانچ کروڑ کی مالی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس طرح ہم پہلے سے بڑھ کر افریقہ اور ہندوستان کے بعض خصوصی علاقوں کی خدمت کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔

(الفضل ۱۹/اگست ۱۹۸۹ء)

(۱۳)......**کفالت یکصد یتامیٰ:** اس جلسہ کے موقع پر جشن تشکر کے تعلق میں فرمایا کہ یکصد یتامیٰ کی کفالت اس منصوبہ کا حصہ ہے۔ پاکستان میں یہ کام نظارت ضیافت کے سپرد ہو۔ نظارت امراء جماعت کے واسطہ سے اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ حضورؒ کی منظوری سے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا (جنوری ۱۹۹۰ء)۔ جس نے یہ کام آگے بڑھایا۔ چنانچہ جنوری ۱۹۹۱ء سے وظائف کا اجراء شروع ہوا۔ ۴۲۱ گھرانوں کے ۱۴۸۳ یتامیٰ کو ایک کثیر رقم بطور وظائف ادا کی جارہی ہے اور ۲۹۹ گھرانوں کے ۱۰۵۰ یتامیٰ خدا کے فضل سے برسر روزگار ہو چکے ہیں۔ بچیوں کی شادیوں پر امداد اور عیدی بھی دی جاتی ہے۔ کئی سو کی تعداد میں یتامیٰ نے ایم بی بی ایس، انجینئرنگ، ایم ایس سی، بی ایس سی، کمپیوٹر کورسز، ٹیکنیکل کورسز اور جامعہ احمدیہ سے امتحانات پاس کئے۔ الحمدللہ۔ وظائف کے علاوہ طلباء کو کتب اور فیسیں بھی ادا کی جارہی ہیں۔ ان کی تعلیم وتربیت کی طرف بھی توجہ دی جاتی ہے۔

(۱۴)......**افریقہ کے فاقہ زدگان کے لئے تحریک:** افریقہ کے بھوک سے فاقہ کش ممالک کی امداد کے لئے فروری ۱۹۹۱ء میں تحریک فرمائی اور فرمایا: ’’مَیں نے فیصلہ کیا ہے دس ہزار پاؤنڈ جو ایک بہت معمولی قطرہ ہے جماعت کی طرف سے (ان کے لئے) پیش کروں۔ حسب توفیق ذاتی طور پر بھی پیش کروں گا اور ساری جماعت بحیثیت جماعت بھی کچھ نہ کچھ صدقہ نکالے‘‘۔

(الفضل ۹/فروری ۱۹۹۱ء)

(۱۵)......**ایم ٹی اے**۔ دور ہجرت کے عظیم الٰہی فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ایم ٹی اے کی شکل میں ہوا۔ ۳۱/جنوری ۱۹۹۲ء کو حضور انورؒ کا خطبہ پہلی دفعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعہ براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔ ۱۹۹۲ء کا جلسہ سالانہ UK براہ راست ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ ۲۱/اگست ۱۹۹۲ء سے حضور کے خطبات جمعہ سیٹلائٹ کے ذریعہ چار براعظموں میں نشر ہونا شروع ہوئے۔ ۷/جنوری ۱۹۹۴ء سے ایم ٹی اے کی روزانہ سروس کا آغاز ہوا۔ یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو یہ نشریات ۲۴ گھنٹے پر محیط ہوگئیں۔ یہ کام تمام دنیا میں والنٹیئرز کے ذریعہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس کی ابتدا ہی میں ضروری اخراجات برائے نشریاتی رابطہ کے لئے مخیّر حضرات کو تحریک کی گئی اور کہ عام احباب وخواتین بھی جس قدر شمولیت کرسکیں ثواب حاصل کرسکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احباب نے خاموشی سے اس کے لئے عطیات دئے اور دے رہے ہیں۔ اور جماعتیں بھی کثیر رقمیں اس میں ادا کر کے ثواب دارین حاصل کر رہی ہیں۔

(۱۶)......**بوسنیا کے مظلوموں کی امداد کے لئے تحریک:** ۲۹/جنوری ۱۹۹۳ء کو بوسنیا کے مظلوموں کی مالی اور اخلاقی امداد کے لئے حضورؒ نے تحریک فرمائی اور فرمایا: اتنے دردناک حالات ہیں اتنی بڑی ضرورت ہے کہ ان کے پاس نہ بوٹ ہیں، نہ گرم کپڑے۔ وہ دین کی خاطر عظیم جہاد کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو انفرادی طور پر یا جماعتی طور پر جہاد میں شرکت کی توفیق نہیں تو مالی لحاظ سے تو کرسکتی ہے۔ اس اپیل کے جواب میں فوری طور پر ۸۷ ہزار ۶۷۲ پاؤنڈ جمع ہوئے۔ اس کے بعد بھی مزید جماعت نے مالی قربانی پیش کی اور ان مظلوموں کی ہر سطح سے امداد جاری رکھی گئی۔ الحمدللہ

(۱۷)......**اہل روانڈا کے لئے مالی تحریک:** ۲۲/جولائی ۱۹۹۴ء کو حضورؒ نے روانڈا کے مظلوم عوام کے لئے احباب جماعت کو عطیات دینے کی تحریک فرمائی اور اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کے عطیہ کا اعلان کیا۔ نیز فرمایا:

’’مَیں بارہا جماعت کو نیک تحریکات کرتا ہوں اور بارہا جماعت توقعات سے بڑھ کر خدمت دین کرتی ہے، لبیک کہتی ہے۔ لیکن مَیں پھر بھی نہیں تھکتا۔ پھر بھی آپ کو بلاتا رہتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہمارا کردار ہے اور

کردار کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ کسی جگہ بھی ظلم کے زخم لگے ہوں، کسی جگہ بھی لوگ فلاکت زدہ ہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوں تو مومن کا کردار یہ ہے کہ ایسے موقع پر جو بھی اس کے بس میں ہو ضرور کرتا ہے‘‘۔(الفضل ۲۷؍جولائی ۱۹۹۴ء)

(۱۸)......مشرقی یورپ میں مساجد اور مراکز کے لئے مالی تحریک:

۲۷ ؍دسمبر ۱۹۹۶ء کو مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا: ’’مشرقی یورپ میں ابھی تک جو مشن ہاؤسز کا قیام یعنی جماعتی مراکز کا قیام، نئی مساجد بنانا، ایسے کام ہیں جن کے لئے ہمیں نئی مالی ضرورت درپیش ہے۔......اس وقت جو ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ البانیہ میں ہے جہاں بکثرت احمدیت پھیلی ہے۔ اس طرح وہ دوسرے مشرقی ممالک جہاں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہو رہی ہے ان میں البانین سپیکنگ دوسری قومیں، دوسرے ممالک میں بستی ہیں۔ پھر بوزنین ہیں، ان کی طرف بھی بہت توجہ ہے، ان کی بھی بہت توجہ ہے، ان سب کا بنیادی حق ہے کہ وہاں مساجد بنائی جائیں، وہاں مراکز قائم کئے جائیں، وہاں تربیتی اجتماعات کا مستقل انتظام ہو اور انہی میں سے معلم تیار کئے جائیں۔ پس اس سال کے لئے مَیں جماعت کے سامنے پندرہ لاکھ ڈالر کی تحریک کرتا ہوں......اس کا دسواں حصہ مَیں خود دوں گا‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۴؍فروری ۱۹۹۷ء)

(۱۹)......جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر:

۲۳؍مئی ۱۹۹۷ء کے خطبہ جمعہ فرمودہ جرمنی میں حضورؒ نے فرمایا: ’’کیونکہ توحید کا اعلان جس کا مَیں ذکر کر رہا ہوں اس کا مساجد کی تعمیر سے بھی تعلق ہے۔ اس لئے سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کروں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سو مساجد کی جو تحریک ہے۔ ہر سو میں سے تین ہزار اُن کی طرف سے ہوگا۔ اور سر دست مَیں اپنی طرف سے ۵۰ ہزار مارک پیش کرتا ہوں۔ اور اللہ توفیق دے گا تو انشاء اللہ اس کو بڑھا بھی دوں گا تو آئندہ تین سال میں یہ پورا ہو جائے گا۔ اس لئے جماعت جرمنی کو جو توحید کے نشان کے طور پر مساجد بنانا ہے اس کی مَیں آج سیدہ مہر آپا کی وفات کے ساتھ تحریک کرتا ہوں۔ اس کے لئے الگ انتظام کریں چندوں کا۔ جس کو جتنی توفیق ہے وہ دے۔ اور کوشش کریں کہ اس صدی کے آخر تک یعنی آخری سال تک جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک سو مساجد جرمنی میں بنائی جا چکی ہوں یا ان کی زمینیں لے لی گئی ہوں۔ اور ان پر خواہ ایک جھونپڑا بنا کر اور مینار کا سمبل (symble) بنا دیں تا کہ ہم کہہ سکتے ہوں کہ یہاں اللہ کی عبادت ہو سکتی ہے۔ اور واقعۃً وہاں اللہ کی عبادت ہو۔ جھونپڑے سے مراد یہ ہے کہ چھت تو ہونی چاہئے جس میں سے بارش اندر نہ آئے یا برف نہ پڑے اندر‘‘۔(الفضل ۳۰؍مئی ۱۹۹۷ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی نے بہت مستعدی اور سرعت کے ساتھ اس منصوبہ کے لئے قربانی بھی کی ہے اور کر رہی ہے اور مساجد تیزی سے تعمیر ہو رہی ہیں۔

(۲۰)......بلجیم میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر کی تحریک:

۳؍مئی ۱۹۹۸ء کو جلسہ سالانہ بلجیم پر حضورؒ نے فرمایا: اس سال میں جماعتوں کو خاص طور پر نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھروں کی طرف توجہ کرو۔ خلوص سے حصہ لیں، اس سے بہت برکت ملے گی۔......آج بلجیم کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ یہاں عظیم الشان مسجد بنائی جائے......ایسی اچھی مسجد بنائیں کہ سارے بلجیم کے احمدی دور دور سے آئیں اور اپنے دوستوں کو بھی لے کر آئیں تو اس میں گنجائش ہو۔ مسجد کے ساتھ دفاتر بھی تعمیر ہو سکتے ہیں جہاں ہر قسم کی ضرورتیں پوری ہوں‘‘۔(الفضل ۲۸؍مئی ۱۹۹۸ء)

(۲۱)......دین کی ترقی کے لئے تعمیر مساجد کی تحریک:

۱۹؍مارچ ۱۹۹۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے فرمایا: ’’حدیث شریف میں ذکر ہے کہ جو شخص اللہ کی خاطر اس کا گھر تعمیر کرے اللہ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔ ......قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ اللہ کے گھر کی تعمیر میں فخریہ ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے۔ اس لئے ہم نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ہم مسجد کی تعمیر کے لئے عطیہ دینے والوں کا اعلان نہیں کرتے......یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ اللہ کے فضلوں سے بھاری امید ہے کہ اس سال ایک کروڑ انسان احمدیت میں داخل ہوں گے۔ اس سال ہم نے مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کے لئے غیر معمولی عزم ہے۔ امید ہے کہ اللہ توفیق دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر کسی جگہ اسلام کی ترقی کرنی ہو تو مسجد بنا دو خدا خود لوگوں کو کھینچ لائے گا۔ پس مساجد کی تعمیر کے اس منصوبہ پر سنجیدگی سے عمل شروع کر دیں‘‘۔

(الفضل ۲۲؍مارچ ۱۹۹۹ء)

(۲۲)......مریم شادی فنڈ:

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱؍فروری ۲۰۰۳ء لندن میں حضورؒ نے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور اور شاکر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’انسان پر اپنے والدین کا شکر بھی واجب ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے شکر کا حق ادا کر چکا ہے حالانکہ اس کے والدین بالخصوص ماں نے بچپن میں جس طرح اس کی پرورش کی، اس کو پالا پوسا، اسے علم سکھایا اور آداب سکھائے، اس کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں تو اسے بڑے ہو کر یاد بھی نہیں رہتیں‘‘۔

مزید فرمایا: ’’اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ غریبوں کی بہت ہمدرد تھیں اور بہت مہربان وجود تھیں۔ ہمیشہ انہوں نے مجھے بھی غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کرنے کی تربیت دی......اب ان کی یاد میں، ان کے احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے۔ اب احسان کا بدلہ تو نہیں اتارا جا سکتا ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر مَیں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے، حسب توفیق مَیں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں۔ وہ بے تکلفی سے مجھے لکھیں ان کا مناسب گزارہ ہو جائے گا اور جہیز کی رسم کسی حد تک پوری ہو جائے گی۔ اگر میرے اندر اتنی توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے۔ بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس۔ تو انشاء اللہ جماعت کے کسی فنڈ سے ان کی امداد کر دی جائے گی‘‘۔(الفضل انٹرنیشنل ۲۸؍مارچ ۲۰۰۳ء)

اگلے جمعہ ۲۸؍فروری ۲۰۰۳ء کے خطبہ میں فرمایا: ’’پچھلے خطبہ جمعہ میں مَیں نے غریب بچیوں کی شادی کے لئے تحریک کی تھی کہ شادی کے لئے کچھ رقم پیش کریں۔ مجھے تعجب ہوا ہے کہ جماعت نے اس طرح دل کھول کر اس قربانی میں حصہ لیا ہے کہ آسمان سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی ہے......اس مد میں ایک ہفتہ کے اندر اندر نقد رقوم اور وعدوں کی صورت میں ایک لاکھ ۹ ہزار پاؤنڈ سے زائد اکٹھا ہو گیا ہے اور بعض خواتین نے اپنے زیورات پیش کر دئے ہیں‘‘۔

مزید فرمایا: ’’مجھے ذاتی طور پر تو تردد تھا مگر جو کمیٹی بیٹھی اس کام کے لئے ان کا مشورہ قبول کرتے ہوئے اس فنڈ کا نام ’’مریم شادی فنڈ‘‘ رکھ دیتا ہوں۔ امید ہے اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل ۴؍اپریل ۲۰۰۳ء)

(۲۳)......عراقی عوام کی مالی امداد کی تحریک:

خطبہ جمعہ فرمودہ ۴؍اپریل ۲۰۰۳ء بمقام لندن میں اہل عراق کے بارہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ وہ اپنی املاک کی حفاظت کرتے ہوئے لڑ رہے ہیں اس لئے یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے۔ وہاں عوام کے جو ناگفتہ بہ حالات ہیں ان کے لئے احمدیہ ایمنسٹی (ہیومینٹی فرسٹ) کے ذریعہ امداد بھجوائیں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ الفضل ۸۔اپریل ۲۰۰۳ء)

(۲۴)......’’بیت الفتوح‘‘:

مسجد لندن کے لئے جب حضورؒ نے تحریک فرمائی تو ایک ہی ہفتہ میں ۳ء۳ ملین پاؤنڈ کے وعدے پہنچ گئے۔ عورتوں نے زیور پیش کئے، مردوں نے پلاٹ تک پیش کر دئے۔ قربانی کی عدیم المثال شکل دیکھنے میں آئی۔

(الفضل انٹرنیشنل ۳۰؍مارچ ۲۰۰۱ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے کامپلیکس تعمیر ہوئے ہیں۔ جماعتی دفاتر، ہال، ذیلی تنظیموں کے ہال وغیرہ جہاں کام شروع ہو چکا ہے۔ مسجد کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔ الحمدللہ

حیرت انگیز ترقی

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ کے دَور میں نہ صرف یہ کہ بنیادی چندہ جات اور پہلے سے جاری تحریکات میں غیر معمولی اضافہ کے ساتھ جماعت نے مالی قربانی پیش کی بلکہ ہر نئی تحریک میں والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے اس قدر مالی قربانی پیش کی کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

☆......۸۲۔۱۹۸۱ء میں بیرون پاکستان ۳۸ ممالک کی جماعتوں کا بجٹ بنا تھا جبکہ ۲۰۰۲۔۲۰۰۱ء میں ۸۲ ممالک کا بجٹ بنا۔

☆......۱۹۸۲ء میں ۲۸ ممالک میں ۸۱ مرکزی مبلغین مصروف عمل تھے۔ اور ۳۱؍مارچ ۲۰۰۲ء کو ۶۵ ممالک میں ۲۴۴ مرکزی مبلغین مصروف عمل تھے۔ مقامی مبلغین اور معلمین کی ایک خاصی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

☆......بیرون پاکستان ان بیس سالوں میں بعض جماعتوں کے مجموعی بجٹ آمد ۲۲ گنا، بعض ۳۵ گنا، بعض ۴۶ گنا، بعض ۸۰ گنا ہو گئے اور بعض کے بنیادی چندے ۴۰ گنا سے لے کر ۲۰۰ گنا تک ہو گئے۔

☆......اسی طرح چندہ تحریک جدید بھی بیرون پاکستان ۴۱ گنا اور وقف جدید ان کا ۳۹ گنا ہو گیا۔ فالحمدللہ علی ذلک

☆......ایک کثیر تعداد ان ممالک کی پہلے غیر کفیل تھی اب خود کفیل ہو چکی ہے اور بعض تو اس قابل ہو گئے ہیں کہ دوسروں کو مدد دے سکیں۔

☆......مقامی چندے مساجد مراکز فنڈ، اشاعت فنڈ اور ذیلی تنظیموں کی آمد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

......☆......☆......☆

مالی نظام کی غیر معمولی کامیابی
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’جماعت احمدیہ کا جو یہ پہلو ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان ثبوت ہے کہ ساری دنیا زور مار لے، گالیاں دے یا کوشش کرے اور منصوبے بنائے تو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی یہ نمایاں اور عظیم الشان اور امتیازی خوبی ان سے چھین نہیں سکتی۔ اس پیغام کو سو سال ہو چکے ہیں۔ سو سال میں کتنی ہی نسلیں ایک دوسرے کے بعد آتی ہیں اور تھک ہار کر بیٹھ جاتی ہیں اور مالی نظام تو خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ ابتلا میں ڈالے جاتے ہیں۔ ابتلا ان معنوں میں کہ مالی لحاظ سے ۱۰۰ سال کے اندر کام کرنے والوں کی دیانتیں بدل جاتی ہیں، ان کے اخلاص بدل جاتے ہیں، قربانی کرنے والوں کا معیار بدل جایا کرتا ہے اور اس پہلو سے وہ مالی نظام جو خالصۃً طوعی تحریک پر مبنی ہو اس کے لئے ایک سو سال تک کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے رہنا اُس جماعت کے بانی کی صداقت کی ایک بہت عظیم الشان دلیل ہے خاص طور پر جبکہ دنیا کے رجحان اس کے برعکس چل رہے ہوں۔...... جماعت احمدیہ ......حیرت انگیز وفا کے ساتھ اس اسلوب کو قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے۔ یہ اعجاز خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک سچے فرستادہ کے سوا کوئی دنیا میں دکھا نہیں سکتا۔ ساری دنیا کی طاقتوں کو مَیں کہتا ہوں کہ مل کر زور لگا کر دیکھ لیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جیسی کوئی مالی قربانی کرنے والی جماعت کہیں ہو تو لا کر دکھلائیں۔ دنیا کے سامنے وہ چہرے تو پیش کریں۔ وہ کون لوگ ہیں جو اس طرح اخلاص اور وفا کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی قربانی کی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵؍دسمبر ۱۹۹۲ء)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳؍جولائی ۲۰۰۳ء کو دوپہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **محترمہ سرفراز اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال بٹ صاحب آف لیوٹن** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ یکم جولائی ۲۰۰۳ء کو برین ہیمرج کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک دعاگو اور مخلص خاتون تھیں۔ لیوٹن میں صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا چکی ہیں۔ مرحومہ نے اپنے میاں کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ محترم آصف علی پرویز صاحب مرحومہ کے داماد ہیں۔

جنازہ غائب: محترمہ امۃ الحئی بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید احمد صاحب ریٹائرڈ ونگ کمانڈر آف دارالصدر ربوہ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ مرحومہ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ مرحومہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کی صاحبزادی تھیں اور موصیہ تھیں ان کی تدفین ۸ جون کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ نے اپنے میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا پر راضی رکھے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایک عہد کی آواز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

اس عظیم خلیفہ کی یاد ہمیشہ دلوں کو منور کرتی رہے گی

(فخرالحق شمس - ربوہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی عظیم الشان شخصیت کے گہرے انمٹ نقوش لئے، اعلیٰ اصولوں اور تربیت کے سائے تلے پرورش پانے والا، حضرت ام طاہر کی گود کا پالا، ان کے اخلاق کا پرتو، ایک عظیم انسان حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ہم سے جدا ہوئے۔ ان کی عظمتوں، بلند کردار، اخلاق اور کارہائے نمایاں کا اظہار کرنے کے لئے قلم کو صفحہ قرطاس پر چلنے کی طاقت نہیں۔ نہ زبان انصاف کرسکتی ہے اور نہ قلم۔ جو عظمت آپ کو خدائے عظیم نے بخشی اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

سرتاپا محبت، رحمت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، ایسی صداقت جس پر قدرت ثانیہ کی نہ مٹنے والی مہر ثبت تھی جو اس قدرت کا چوتھا باب تھے۔ ابتلاؤں کے دور میں سے کامیاب وکامران گزرے۔ ان کا ارادہ پہاڑوں کی طرح اٹل۔ صبر وتحمل ایسا کہ ہر طوفان کو روکنے اور ہر تلوار کو کند کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ آپ ایک عہد کی آواز تھے جس کے قدم قدم الٰہی تائید ونصرت شامل رہی۔ آپ کے مناقب اتنے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ کتنے واقعات، فتوحات کے احوال اور حسین یادیں ہیں کہ امڈے چلی آتی ہیں۔ آپ ایسا ابر رحمت تھے کہ جو ہر قسم کی سرزمین پر برابر برسا اور ہر ایک کی رگ وپے میں سرایت کرگیا۔ آپ کی یاد ہمیشہ دلوں کو منور کرتی رہے گی۔

ہم اور ہمارے دور کی نسلیں اس عظیم ہستی کو بھلا نہ سکیں گی۔ آپ کے کارناموں کا احاطہ کرنا محال ہے۔ ۲۱ سال کے دور خلافت میں کیا کچھ نہیں کر دکھایا جماعت کو فتوحات اور ترقیات کے بام عروج تک پہنچا دیا۔ ابتلاؤں، آزمائشوں اور مشکلات کے کٹھن راستوں سے ہوتے ہوئے پونے دو سو سے زائد ممالک میں خدا کا پیغام پہنچایا۔ اور مسیح موعودؑ کی تعلیمات اور روحانی خزائن کو بانٹنے کا اہتمام فرمایا۔

جی ہاں آپ کے دور مبارک میں ہی تو متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے۔ دعوت الی اللہ کی مہم بین الاقوامی پلیٹ فارم تک پہنچی جس کے نتیجہ میں کروڑوں دل جماعت کی طرف مائل ہوئے اور دین حق کی آغوش میں آسمائے۔ روحانی مائدہ یعنی MTA کے ذریعے جماعتی پیغام دنیا میں بسنے والے انسانوں کے گھروں تک پہنچایا۔ جی وہی خلیفۃ المسیح طاہر ومطہر رحمہ اللہ جنہوں نے جماعت احمدیہ کو عالمگیر بنانے میں اپنے دن رات ایک کر دیئے۔ موسم بدلتے رہے، دنیا کے عالمی منظر میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں، تاریخ اپنا سفر دھیرے دھیرے طے کرتی رہی، دشمن اور معاندین اپنی بولیاں بولتے رہے اور خوشی اور غمی کے بادل آتے رہے اور مرد قلندر، زمانے کے سکندر ہمارے محبوب اور جان سے پیارے آقا اپنے رب کی طرف سے مفوضہ امور بغیر کسی تعطل کے محنت شاقہ سے سرانجام دیتے چلے گئے۔

مختلف ممالک میں جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے مسلسل محنت اور دلجمعی سے کام کیا۔ احباب جماعت سے ہزاروں میل کا فاصلہ اور راستے میں کئی دریا اور سمندر حائل ہونے کے باوجود اطاعت، محبت اور لگاؤ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھا اور پختہ ہوا۔ محبوب خلیفہ نے جماعت کی تربیت ہی ایسے رنگ میں کی کہ ہر بچہ، بڑا، جوان، بوڑھا، مرد یا خاتون الغرض ہر شخص آپ کی محبت کا دم بھرتا اور آپ کے لئے فدائیت کا علم بلند کئے ہوئے تھا۔ زبان مبارک سے نکلا ہر لفظ، تحریک یا حکم پر دل وجان سے لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا۔

پیارے آقا کی ہجرت برطانیہ کے بعد جماعت احمدیہ دنیا کے نقشہ پر بڑی تیزی کے ساتھ پھیلی۔ چند سالوں میں ہونے والے کام، گزشتہ سو برسوں میں نہ ہو سکے تھے۔ کثرت سے مساجد کی تعمیر اور مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعے مختلف ممالک میں جماعت کو مستحکم فرمایا۔ ان فتوحات کے ساتھ ساتھ ہمارے محبوب امام نے جماعت کی تربیت کی طرف ہمہ وقت توجہ رکھی۔ خاص طور پر مغربی ممالک میں مذہب وروحانیت سے دور جاتے ہوئے افراد خاص طور پر نوجوانوں پر گہری نظر ڈالی اور تربیت کے ذریعہ ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا۔ جہاں پیار ومحبت اور شفقت کے دریا بہائے وہاں ان کی تعلیم وتربیت میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام جاری فرمائے کہ آنے والی نسلیں ان سے فیضیاب ہوتی چلی جائیں گی۔ ترجمۃ القرآن کلاس، درس قرآن، مجالس عرفان، مختلف بولیاں بولنے والے احباب سے ملاقاتیں اور سوال وجواب، اردو کلاس، چلڈرن کلاس وغیرہ ایسے پروگرام ہیں جن سے جہاں ایم ٹی اے کے آگے بڑھنے کے لئے راستے کھلے وہاں نئی نسلوں کو بھی صراط مستقیم ملا۔ الغرض مضبوط بنیادوں پر خلافت کی عمارت کھڑی ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عمارت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ نے خلافت سے پہلے اور بعد میں زندگی کا ہر لمحہ ضائع ہونے سے بچایا، یوں کہنا چاہئے کہ بہت معمور الاوقات زندگی بسر کی۔ زندگی میں اتنی مصروفیت اتنے کام کہ غیر ملکی جریدے کے نمائندے بھی دانتوں میں انگلیاں دبانے پر مجبور ہو گئے اور اپنے مستقل کالم کا نام تبدیل کر کے لکھا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے صرف ایک دن میں زندگی بھر کے کام سمائے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی زندگی سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس الہام کی عملی تصویر تھی۔

"اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ
لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ"

آپ کا مطالعہ غضب کا تھا۔ آپ نے بے حساب کتب کا مطالعہ کیا۔ انگریزی پر عبور اور اپنے زور خطابت سے غیروں کے منہ بند کرنے کا ملکہ خداداد تھا۔ بین الاقوامی فورمز پر دین اسلام کی صداقت کے متعدد خطابات، لیکچرز اور تقاریر اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ قلم کے شاہسوار بلکہ اس دور کے سلطان القلم تھے۔ ہزاروں صفحات رقم فرمائے۔ عقل وفہم کے گھوڑے پر بیٹھ کر اس طرح چاروں طرف قلم کی تلوار چلائی کہ طاقتور دشمنوں کو بھی آناً فاناً پچھاڑ دیا۔ "مذہب کے نام پر خون" سے لے کر Revelation Rationality Knowledge and Truth" تک کی معرکۃ الآراء کتب رقم کرنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔

اے اللہ! تو ہمیشہ ہمارے محبوب اور جان سے پیارے خلیفہ کو اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھنا، اپنے پیارے کے درجات بلند سے بلند کرتے چلے جانا۔ کس طرح اچانک ہی وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ اے اللہ! راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو، لیکن دل مسلسل کیوں بے قراری میں مبتلا ہے۔ ایک سناٹا ہے، ہو کا عالم ہے۔ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں اور فضل درکار ہیں۔

❀❀..........❀❀

بقیہ: جماعت احمدیہ برازیل کا جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۱۶

چکا ہے جس نے اسلام کی سچی تعلیم ہمیں دی اور دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر راہنمائی فرمائی۔ خاکسار نے بتایا کہ امسال جلسہ کا موضوع "اللہ" رکھنے کا مقصد یہ تھا کہ بلاتفریق مذہب سب کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا جائے کیونکہ آج دنیا میں امن خدا کی طرف لوٹے بغیر ممکن نہیں اور یہ وہ چیز ہے جس پر سب مذاہب کا اتفاق ہے۔ خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے سب بنی نوع انسان کیساتھ ہمدردی کی تعلیم دی ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب کی تقریر تھی آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا تصور پیش کیا اور بتایا کے اسلام نے کس خوبصورتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات پیش کی ہیں اس ضمن میں خاص طور پر آپ نے سورۃ فاتحہ کا ذکر کیا۔

ہمارے برازیلین احمدی بھائی مکرم عبدالرشید صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے اس پہلو پر روشنی ڈالی کہ آپ نے دشمنوں کیساتھ کس طرح حسن سلوک کیا اور امن کے قیام کے لئے کس قدر سعی فرمائی۔ انہوں نے بتایا کہ میڈیا کو چاہئے کہ دنیاوی لیڈروں کا حوالہ دینے کی بجائے خود بانیٔ اسلام کے نمونوں کا حوالہ دیں جنہوں نے کبھی بھی کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی قسم کے جبر وتشدد کی تعلیم دی۔

اس کے بعد شرکاء کو سوالات کا موقع دیا گیا جس میں لوگوں نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

یہ جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ بہت پیارا اور خوشگوار ماحول تھا۔ بعض نے اس بات پر زور دیا کہ اس قسم کے جلسے بار بار ہونے چاہئیں تا کہ مذاہب کے درمیان نفرت کی بجائے محبت کی فضا قائم ہو۔ بعد میں جب اخبارات میں پہلے صفحہ پر تصاویر کے ساتھ اس جلسہ کی خبریں شائع ہوئیں تو بہت چرچا ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ آئندہ جب بھی جلسہ ہو تو ضرور بلائیں۔

نمائش

ہر سال کی طرح امسال بھی قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، دوسرے اسلامک لٹریچر و تصاویر سے متعلق نمائش لگائی گئی تھی. علاوہ ازیں امسال بھی ہم نے پاکستانی کلچر سے متعلق نمائش کا اہتمام کیا تھا اِس میں کپڑے، جوتے، ڈاک ٹکٹ، فوٹوز، کھانے کی اشیاء، ڈیکوریشن کی چیزیں وغیرہ رکھی تھیں اِس میں سب نے بہت دلچسپی لی اور بہت تعریف کی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت اثرات مرتب فرمائے، بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ نیز ہمیں بیعتوں کے اعتبار سے بھی کامیابی عطا کرے۔ آمین

☾☾..........☾☾

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ :خلافت رابعہ کا ۲۱ سالہ دور
حقائق اور اعدادو شمار کے آئینہ میں
از صفحہ نمبر ۴

پر جماعت نے ہر قسم کی امداد میں حصہ لیا۔

۱۹۹۲ء میں بوسنیا کی جنگ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کے لئے جماعت نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے اہل خانہ کی تلاش کے لئے حضور نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر خصوصی پروگرام نشر کروائے نیز بوسنیا کے جہاد میں احمدیوں کو حتی الوسع حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

۳۰/اکتوبر ۱۹۹۲ء کو حضور نے بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد اور ۱۹/فروری ۱۹۹۳ء کو بوسنین خاندانوں سے مؤاخات قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

۲۹/جنوری ۱۹۹۹ء کو حضور نے افریقن ممالک خصوصاً سیرالیون کے مسلمان یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی عالمی تحریک کی اور فرمایا یتامیٰ کو گھروں میں پالنے کی رسم زندہ کریں۔ ۵/فروری ۱۹۹۹ء کو حضور نے عراق کے یتیموں اور بیواؤں کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

اس سے قبل حضور نے ۳۰/مئی ۱۹۹۷ء کے خطبہ میں یہ بھی تحریک فرمائی کہ احمدی خدمت خلق کرنے والی عالمی تنظیموں کے ممبر بنیں۔

عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے ظلم وستم اور خدمت کے وسیع میدانوں میں جماعت کا خاطر خواہ حصہ ڈالنے کے لئے حضور نے ۱۹۹۲ء میں خدمت خلق کی عالمی تنظیم قائم کرنے کا اعلان فرمایا جس کی روشنی میں Humanity First کی تنظیم ۱۹۹۳ء میں قائم ہوئی۔ یہ تنظیم اب تک یوگوسلاویہ، کروشیا، ہنگری، سلووینیا، بوسنیا، سیرالیون سمیت ۱۵ ملکوں میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور ان خدمات کا تعلق تییموں کی دیکھ بھال، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، حصول تعلیم، فنی تعلیم، خوراک، علاج، بینائی کی واپسی، زلزلہ سے متأثرہ افراد کی بحالی سے تعلق رکھتا ہے اور یہ سلسلہ ترقی پذیر ہے۔

حضور کا دورہ نارتھ پول

حضور نے ۱۹۹۳ء میں قطب شمالی کے بلند ترین مقامات کا دورہ فرمایا۔ ۲۴/جون کو حضور نارتھ کیپ (ناروے) پہنچے یہ وہ مقام ہے۔ جہاں ۲۴ گھنٹے دن رہتا ہے۔ حضور نے وقت کا اندازہ کر کے مغرب وعشاء کی نمازوں سے لے کر اگلے دن کی ساری نمازیں قافلہ کے ساتھ باجماعت ادا کیں اور ۲۵/جون کو خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ دجال کے زمانہ میں غیر معمولی لمبے دن ہوں گے اور وقت کا اندازہ کر کے نماز ادا کرنا۔

ہومیوپیتھی کی ترویج

حضور میں خلافت سے قبل ہی ہومیوپیتھی اور اس کے ذریعہ مفت علاج کا بے پناہ جذبہ موجزن تھا۔ ۱۹۶۰ء کے لگ بھگ آپ نے گھر سے دوائیں دینا شروع کیں۔ اور پھر ۱۹۶۸ء میں وقف جدید میں فری ہومیوپیتھی ڈسپنسری کا اجرا فرمایا۔ اور بے حد وقت دے کر مریضوں کا علاج فرماتے رہے۔

حضور نے ۲۳/مارچ ۱۹۹۴ء سے ایم ٹی اے پر ہومیو پیتھی کلاسز کا اجرا فرمایا۔ اور بڑی تفصیل کے ساتھ مختلف بیماریوں اور دواؤں کا مزاج اور شفا کے حیرت انگیز واقعات بیان فرمائے۔ قریباً ۲۰۰ کلاسز کی ریکارڈنگ کے بعد انہیں کتابی شکل میں علاج بالمثل یعنی ہومیوپیتھی کے نام سے شائع کردیا گیا۔ اس کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

حضور نے یہ تحریک بھی فرمائی کہ کثرت کے ساتھ فری ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں قائم کی جائیں جہاں سے فری علاج کیا جائے اور احباب جماعت کو ان سے مطلع کیا جائے چنانچہ برطانیہ سمیت دنیا کے بیسیوں ممالک میں اس طرح کے مراکز قائم ہو چکے ہیں جہاں احمدی اور غیر احمدی ادویہ حاصل کرتے ہیں۔

ربوہ میں وقف جدید کی ڈسپنسری کے علاوہ کم ازکم ایک درجن مراکز قائم ہیں۔ نیز طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ سنٹر ربوہ کے نام سے ایک بڑے ادارہ کی بنیاد ۲۰۰۰ء میں ڈالی جا چکی ہے۔ جس کی اپنی عمارت کی تعمیر بھی شروع ہونے والی ہے۔

حضور کے لیکچرز اور کتب کے طفیل گھر گھر میں چھوٹے چھوٹے ہومیوپیتھ بن گئے ہیں جو معمول کی بیماریوں کا ابتدائی علاج کرنے کے قابل ہیں۔ بے شمار غیر از جماعت بھی حضور کے نسخوں سے استفادہ کرتے ہیں اور بہت ماہر ہومیوپیتھ بھی حضور کے تجربات اور عظمت کے قدردان ہیں۔

ترجمۃ القرآن

حضور نے ۱۵/جولائی ۱۹۹۴ء کو ایم ٹی اے پر ترجمۃ القرآن کلاس کا آغاز کیا اور ۲۴/فروری ۱۹۹۹ء کو ۳۰۵ گھنٹے کی کلاسز کے ذریعہ تکمیل ہوئی، جس میں ترجمہ کے علاوہ ضروری تشریحات بھی موجود ہیں۔ یہ ترجمہ ۲۰۰۰ء میں کتابی صورت میں شائع ہوا۔ تفسیری نوٹس کے ساتھ ۲۰۰۲ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔

یہ ترجمہ سادہ، سلیس ہونے کے باوصف نہایت درجہ فصیح و بلیغ اور اصل الفاظ کے قریب تر ہے۔ اور اردو ادب کا بھی شاہکار ہے۔ اس میں عام طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ عربی میں مذکر اور مؤنث بولے جانے والے الفاظ کا ترجمہ بھی اردو میں ان کے مطابق کیا گیا ہے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ کا نیا دور

وَسِّعْ مَکَانَکَ کا الہام خلافت رابعہ میں بھی بڑی شان سے پورا ہوا۔ اور تمام جماعتی مراکز اور دفاتر میں حیرت انگیز وسعت پیدا ہوئی کئی شعبے جو چھوٹے چھوٹے کمروں میں محدود تھے اب وسیع دفاتر کے مالک ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، تمام ذیلی تنظیمیں، جامعہ احمدیہ، ربوہ کی بستی اس کی مساجد اور بازار سب کے سب اس الہام کا فیض پا رہے ہیں پاکستان میں قریباً تمام بڑے ضلعی مقامات پر مساجد اور دفاتر میں اضافہ ہوا ہے۔ گیسٹ ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔

بیرون پاکستان خصوصیت سے قادیان، جرمنی، برطانیہ، کینیڈا اور امریکہ میں مرکزی اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔

دورہ انڈونیشیا

حضور نے ۱۹/جون تا ۱۱/جولائی ۲۰۰۰ء کو انڈونیشیا کا دورہ فرمایا کسی خلیفہ کا یہ انڈونیشیا کا پہلا دورہ تھا۔ جس کی بہت پذیرائی ہوئی۔ صدر مملکت نے بھی ملاقات کی اور دانشوروں کے ساتھ کئی مجالس منعقد ہوئیں۔ حضور نے جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے جس میں ۱۶ ہزار افراد شریک ہوئے۔

مدرسہ حفظ القرآن

مرکز سلسلہ ربوہ میں مدرسۃ الحفظ لمبے عرصہ سے قائم ہے جس میں مارچ ۱۹۵۷ء سے مارچ ۲۰۰۲ء تک ۲۲۳ بچے قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔ جون ۲۰۰۰ء میں اس کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا گیا اور بہت سی اصلاحات عمل میں لائی گئیں۔ بچیوں کے لئے عائشہ دینیات اکیڈمی قائم کی گئی ہے جس سے ۹۲ طالبات قرآن کریم حفظ کر چکی ہیں۔

۲/ستمبر ۲۰۰۰ء کو برطانیہ میں مدرسہ حفظ القرآن کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں ٹیلی فون اور جزوقتی کلاسوں کے ذریعہ بچوں کو قرآن حفظ کروایا جاتا ہے۔ اس کلاس کا نام حضور نے ''اَلْحَافِظُوْن'' رکھا ہے۔

حضور نے کئی بار حفظ قرآن کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کو کم ازکم وہ آیات یاد ہوں جو حضور نمازوں میں تلاوت فرماتے تھے۔

انسداد بیروزگاری، رشتہ ناطہ اور مریم شادی فنڈ

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۰۰ء میں ایک رؤیا کی بناء پر انسداد بیروزگاری اور رشتہ ناطہ کے امور کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائی۔ اس مقصد کے لئے آپ نے تفصیلی ہدایات جاری فرمائیں اور بے شمار گھرانے اس سے برکت حاصل کر رہے ہیں۔

حضور نے اپریل ۱۹۹۲ء میں جماعت کو غریب بچیوں کی شادی کے انتظام میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ اور معاشرے میں جہیز کی وجہ سے پریشان والدین کی مدد کے لئے وفات سے چند ہفتے قبل آپ نے مریم شادی فنڈ کے نام سے تحریک فرمائی۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ملک کے اندر ضرورتمند بچیوں کے جہیز کے تمام ضروری اخراجات برداشت کرنے کا وعدہ کیا۔ حضور نے فرمایا انشاء اللہ یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا۔

صاحب فکر وآگہی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ذات والا صفات ظاہری اور باطنی علوم کا سمندر تھی آپ کو حصول علم کا بے پناہ شوق تھا جدید ترین سائنسی علوم کے متعلق آپ کی معلومات حیرت انگیز تھیں اور آپ قرآن کریم کی روشنی میں ان علوم کا محاکمہ کرنے پر قادر تھے۔

دنیا اور خصوصاً جماعت کو ان علوم سے بہرہ ور کرنے کے لئے خداتعالیٰ نے آپ کو تقریر اور تحریر کا بادشاہ بنایا تھا آپ ایک قادر الکلام شاعر اور ادیب، سحر طراز مقرر اور خطیب تھے۔ آپ کے ایک ہزار کے قریب خطبات جمعہ ریکارڈڈ ہیں۔ ان میں سے اکثر سلسلہ وار مضامین پر مشتمل ہیں۔ اور اسلامی علوم کا بے پناہ خزانہ ہیں۔

ان علوم کی دوسری نہر مجالس عرفان کے ذریعہ جاری ہوئی۔ یہ ہزار ہا مجالس اردو اور انگریزی میں ہیں۔ جن کے تراجم کئی زبانوں میں رواں نشر ہوتے رہے۔ لقاء مع العرب کا پروگرام ۴۰۰ گھنٹوں پر مشتمل ہے۔ اردو کلاس، چلڈرن کلاس، اطفال، لجنہ، جرمن، بنگلہ احباب سے ملاقات کے سینکڑوں پروگراموں نے ان علوم کو سمیٹنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

آپ نے سینکڑوں تحریری پیغامات دیئے۔ سینکڑوں خطوط اپنے ہاتھ سے لکھے۔ ہر پیغام اور خط ادب کا بھی ایک شہ پارہ ہے۔ اور ایک بلند پایہ ادیب لفظ لفظ سے جلوہ نمائی کرتا ہے۔

دنیا کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل پر آپ کی بیمثال رہنمائی نے آپ کی ذات اور جماعت کو دنیا بھر میں ایک نئی عزت اور وقار عطا کیا۔

ربوہ اور لندن کے جلسہ ہائے سالانہ کے علاوہ جرمنی، کینیڈا اور امریکہ سمیت درجنوں ممالک کے سالانہ جلسوں پر آپ کے طویل مگر سحر انگیز خطابات آپ کے بے مثال اور ناقابل فراموش تحفے ہیں۔

آپ کی شاعری سچائی کے ساتھ عشق الٰہی اور محبت رسولؐ میں گوندھی ہوئی ہے۔ دلوں میں کھب جانے والی اور سینوں میں گھر کرنے والی جس کے بعض شعروں پر غیر بھی سر دھنتے ہیں۔

آپ کے درس القرآن اور قرآن کلاسز علوم قرآنی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر ہیں۔

آپ کی نمازوں اور دعاؤں نے کتنے ہی گھروں کے چراغ روشن کئے۔ آپ کی مجالس اور ملاقاتیں نور کے ہالے ہوتے تھے آپ کی پروقار شخصیت جماعت کے سر کا تاج اور ماتھے کا جھومر تھی وہ مسجد فضل لندن جہاں آپ کے جانے سے پہلے نماز جمعہ پر چند نمازی اکٹھے ہوتے تھے آپ کی وفات پر 12 ہزار افراد آپ کے آخری دیدار کے لئے جمع ہو چکے تھے۔ یہ آپ کی بے مثال کامیابیوں کا اعجاز تھا۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ جماعت کی عالمی وحدت اور منصب خلافت کا استحکام تھا۔ آپ نے ہر فتنے کو کچلا، ہر وسوسے کی بیخ کنی کی ہر رنگ میں اس مضمون کو اس طرح کھولا کہ دنیا کی سازشوں کے باوجود آپ نے اپنی امانت نہایت شاندار طریق سے اگلے خلیفہ کے سپرد کردی۔

اے خدا کے مقدس خلیفہ، اے ہمارے محبوب رہنما!! اللہ اور اس کے رسولؐ اور مسیح موعودؑ کا تجھ پر سلام ہو۔ احمدیت کے گلی کوچے، گلشن اور پھول پھل ہمیشہ تیرے ممنون احسان اور تیرے لئے دعاگو رہیں گے۔

پاک صدقہ کی قبولیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جو شخص اپنی پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ اور پھر اس صدقہ کرنے والے کے لئے اسے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی چھوٹے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمارا پتہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

۱۹۰۳ء......ماموریت کا ۲۲واں سال

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۵/ اور ۲۷/ جنوری ۲۰۰۳ء میں ۱۹۰۳ء کے اہم واقعات اور جماعتی ترقیات کا مختصر تذکرہ (مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب) شامل اشاعت ہے۔

یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو عید کا دن تھا۔ اس روز صبح ۵ بجے حضرت مسیح موعودؑ نے کشفاً دیکھا کہ آپؑ نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا تھا اور چہرہ چمک رہا ہے پھر یہ وحی ہوئی: (ترجمہ) خدا جو رحمٰن ہے تری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا۔ خدا کا امر آرہا ہے، تم جلدی نہ کرو۔ یہ ایک خوشخبری ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ یہ ہدیۂ عید ہے جو میرے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔

اُس روز حضورؑ نے میٹھے چاول تیار کروائے جو صبح احباب نے کھائے۔ قریباً گیارہ بجے آپؑ مسجد اقصیٰ میں چوغہ زیب تن فرمائے ہوئے تشریف لائے تو حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر جب ظہر کے وقت حضورؑ مسجد میں تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا۔ فرمایا کہ کچھ شکایت درد گردہ کی ہو رہی ہے۔ غنودگی میں الہام ہوا ہے: ''تاعود صحت''۔ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جب تک وہ ارادہ نہ کرے، کیا ہو سکتا ہے۔

مولوی کرم دین بھیں کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ کی تاریخ ۱۷/ جنوری مقرر تھی، چنانچہ حضورؑ ۱۵/ جنوری کو قادیان سے روانہ ہوئے اور امرتسر سے بذریعہ گاڑی لاہور پہنچے۔ رات میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے ہاں گزاری جہاں الہام ہوا: ''میں تجھے ہر ایک پہلو سے برکتیں دوں گا''۔ یہاں قریباً چالیس افراد نے بیعت کی۔ ۱۶/ جنوری کو بذریعہ ٹرین جہلم روانگی ہوئی۔ کئی سٹیشنوں پر ہزاروں افراد کا ہجوم تھا۔ دو بجے گاڑی جہلم پہنچی۔ ہزاروں افراد زیارت کے لئے سٹیشن پر اور راستہ میں کھڑے تھے۔ قیامگاہ پر بھی ہجوم تھا جن کی درخواست پر آپؑ کچھ دیر کے لئے کوٹھے پر تشریف لے گئے اور کرسی پر رونق افروز ہوئے۔

۱۷/ جنوری کو حضورؑ عدالت میں پیش ہوئے تو لالہ سنسار چند مجسٹریٹ درجہ اوّل تعظیماً کھڑا ہوگیا۔ کچہری سے واپسی پر سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے بیعت کی۔ اگلے روز بھی وقفہ وقفہ سے مردوں اور عورتوں کے گروہ بیعت کرتے رہے۔ ۱۹/ جنوری کو قادیان تشریف آوری ہوئی۔ اور اُسی روز عدالت نے آپؑ کو بری قرار دیدیا۔

۲۳/ جنوری کو ایک عرب نے خط میں لکھا کہ اگر آپ ایک ہزار روپیہ میں مجھے اپنا وکیل مقرر کردیں تو مَیں آپ کے مشن کی اشاعت کروں گا۔ آپؑ نے لکھوایا کہ ہمارا ایک ہی وکیل ہے جو عرصہ بائیس سال سے اشاعت کر رہا ہے اور اُس کے ہوتے ہوئے کسی اَور کی کیا ضرورت ہے۔

۲۸/ جنوری کو مولوی کرم دین نے دوسرا مقدمہ آپؑ کے خلاف کردیا۔

۳۰/ جنوری کو زارِ روس کا عطا ملنے کی بشارت آپؑ کو دی گئی۔

۳۱/ جنوری کو آپؑ کو ایک نافلہ (پوتا) کی پیدائش کی بشارت دی گئی۔

۱۳/ مارچ بروز جمعہ کو حضورؑ نے بیت الفکر کے ساتھ ایک کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام بیت الدعا تجویز فرمایا۔ اسی روز منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ بھی رکھی گئی۔ اینٹ پر حضورؑ نے دعا کی اور پھر آپؑ نے جس جگہ کی نشاندہی فرمائی وہاں حضرت فضل الٰہی صاحب لاہوری نے وہ اینٹ رکھ دی۔ ۸/ مئی کو منار کی تعمیر کے خلاف ہندوؤں کی شکایت پر تحصیلدار صاحب قادیان آئے۔ ۱۶/ مئی کو ہندوؤں کا مقدمہ ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے خارج کردیا۔

مئی میں الہام ہوا: ''جے تو میرا ہو رہیں، سب جگ تیرا ہو''۔

۲۸/ مئی کو تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد رکھی گئی۔ افتتاحی تقریب کی صدارت حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے کی۔ حضورؑ بیماری کے سبب تشریف نہیں لائے لیکن اُس وقت بیت الدعا میں جاکر کالج کے لئے دعا کی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔

۱۴/ جولائی کو کابل میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا دردناک واقعہ ہوا۔ جس کے فوراً بعد کابل میں خوفناک آندھی کا طوفان اٹھا اور اگلے روز ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی جس میں سردار نصراللہ خان کی بیوی اور ایک بیٹا، شاہی خاندان کے کئی افراد اور ہزاروں باشندے لقمہ اجل بنے۔ ۱۶/ اکتوبر کو حضورؑ نے اس بارہ میں کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' بھی تصنیف فرمائی۔

۲۳/ اگست کو حضورؑ نے ایک اشتہار میں پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں تحریر فرمائیں۔

ستمبر میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے دس ہزار خریدار بنانے کی تحریک فرمائی۔

اکتوبر ۱۹۰۳ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کی شادی حضرت سیدہ امّ ناصر صاحبہؓ سے ہوئی۔

ہندوؤں کے ایک اشتہار کے جواب میں حضورؑ نے کتاب ''نسیم دعوت'' تحریر فرمائی نیز ہندوؤں کے لئے ایک رسالہ ''سناتن دھرم'' بھی شائع فرمایا۔ اسی طرح عربی زبان میں ایک رسالہ ''سیرۃ الابدال'' بھی تحریر فرمایا۔

محترم چودھری ہدایت اللہ صاحب نمبردار

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۵/ جنوری ۲۰۰۳ء میں مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب اپنے والد محترم چودھری ہدایت اللہ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ جون ۱۹۰۸ء میں حضرت چودھری مولا بخش صاحبؓ نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کے ہاں پیدا ہوئے جنہیں ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت عطا ہو چکی تھی۔ انہوں نے اخبار الفضل ۱۹۱۳ء میں جاری کروایا تھا جو آج تک کسی نہ کسی نام سے جاری رہا ہے اور اس کا خریداری نمبر ۹ ہے۔

محترم چودھری ہدایت اللہ صاحب کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے بزرگ تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے، موصی تھے، ساٹھ سال سے زائد عرصہ تک اپنی جماعت کے سیکرٹری مال اور صدر رہے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں آپ کا نمبر ۳۲۶ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک وقف جائیداد میں شمولیت کی توفیق بھی پائی۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ایک بار عیدگاہ پہنچ کر آپ نے مخالفین کے سامنے قرآن اٹھا کر قسم کھائی کہ ''حضرت مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعویٰ میں صادق ہیں اور یہ کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو ایک سال میں خدا کا عذاب مجھ پر نازل ہو''۔ یہ قسم کھانے کے دو ماہ بعد آپ کے دو قیمتی بیل ڈیرہ سے چوری ہوگئے اور بارش کی وجہ سے کھوج وغیرہ بھی مٹ گئے۔ چنانچہ گاؤں والوں نے اس نقصان کو اُس قسم کا نتیجہ قرار دیا۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ سال ختم ہونے میں ابھی دس ماہ باقی ہیں اس لئے انتظار کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اس علاقہ میں ایک نیا شریف پولیس افسر آیا جس نے بعض رسہ گیروں سے کچھ مویشی برآمد کئے جن میں آپ کے دونوں بیل بھی تھے اور پھر چور خود ہی ایک پولیس والے کے ہمراہ بیل آپ کے ڈیرہ پر لاکر باندھ گیا۔ آپ نے مخالفین کو کہا کہ یہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ایسے معاملات میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اس پر آپ نے کہا کہ پھر تم قرآن اٹھا کر یہ قسم کھالو اور اگر قسم کھانے والا ایک سال تک زندہ رہا تو مجھ سے اتنی (معین) رقم لے لے''۔ لیکن کوئی قسم کھانے کی جرأت نہ کرسکا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی وجہ سے آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالی اور آپ ۵/ دسمبر ۲۰۰۲ء کو اپنے سب ہم عصر دوستوں میں لمبی عمر پاکر ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

آپ کی دعوت الی اللہ کے کئی پھل اس وقت خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں جن میں مکرم مختار احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ امریکہ بھی شامل ہیں۔

محترم مرزا رشید احمد چغتائی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم فروری ۲۰۰۳ء میں مکرم مرزا رشید احمد چغتائی صاحب کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ ۳۰/ جنوری ۲۰۰۳ء کو بعمر ۸۴ سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ آپ ۲۷/ جولائی ۱۹۱۹ء کو شاہ پورہ ضلع گورداسپور میں مکرم بابا نور احمد صاحب چغتائی کے ہاں پیدا ہوئے جنہوں نے ۱۹۲۱ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی تھی۔

مکرم چغتائی صاحب نے مدرسہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی اور مولوی فاضل اور مربیان کا کورس پاس کیا۔ ۱۰/ اپریل ۱۹۴۴ء کو آپ کا وقف منظور ہوا اور دو سال دارالواقفین میں رہے۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں آپ کا تقرر بلاد عربیہ کے لئے ہوا۔ چھ سال تک فلسطین، اردن، شام اور لبنان میں خدمات بجالانے کے بعد آپ پاکستان آئے اور پھر مرکز اور دیگر شہروں میں بطور مربی کام کیا۔ دس سال تک قاضی سلسلہ بھی رہے۔ چند ماہ اخبار الفضل میں بھی کام کیا۔ دو سال تک جامعہ نصرت ربوہ میں عربی اور دینیات پڑھاتے رہے۔

محترم ملک صلاح الدین صاحب کی وفات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۴/ فروری ۲۰۰۳ء میں دیرینہ خادم سلسلہ اور ''اصحاب احمد'' کے مؤلف محترم ملک صلاح الدین صاحب کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ ۲/ فروری ۲۰۰۳ء کو قریباً ۹۱ سال کی عمر میں لدھیانہ میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت ملک نیاز محمد صاحبؓ کے فرزند تھے۔

آپ کو ۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۱ء تک حضرت مصلح موعودؓ کا پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ وفات تک صدر انجمن احمدیہ بھارت کے رکن رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کے حالات پر مشتمل ''اصحاب احمدؑ'' کی چودہ جلدیں شائع کرنے اور متعدد جلدیں تیار کرنے کی توفیق پائی۔ ''مبشرین احمدؑ'' کے نام سے متبعین کے حالات کی تدوین بھی آپ کر رہے تھے۔ آپ تحریک جدید قادیان کے بھی ممبر رہے اور جامعہ احمدیہ کا استاد ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ اخبار ''بدر'' قادیان کے ایڈیٹر بھی رہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۹/ جنوری ۲۰۰۳ء میں مکرم چودھری محمد علی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

عمر بھر اشک کی آواز پہ چلنے والے
فکر مت کر کہ یہ سورج نہیں ڈھلنے والے
آنکھ کے پانی سے کچھ اس کا مداوا کرلے
شہر جلنے کو ہیں دریا ہیں ابلنے والے
چڑھ بھی اے آنکھ کے سورج سرِ شاخ امید
صبح ہونے کو ہے نقشے ہیں بدلنے والے

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 10 Friday, August 08, 2003 Issue No. 32

جماعت احمدیہ برازیل کے دسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(وسیم احمد ظفر۔مبلغ سلسلہ برازیل)

اللہ تعالیٰ کے فضل اوراحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا دسواں جلسہ سالانہ مورخہ ۳۱رمئی ویکم جون ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ واتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی اور ہر لحاظ سے یہ جلسہ بیحد کامیاب رہا .الحمدللہ ثم الحمدللہ

ہمیشہ کیطرح امسال بھی اس جلسہ میں شرکت کیلئے ایک دعوت نامہ تیار کیا گیا اور اس کی فوٹو کاپیز کر کے کم و بیش 150 دعوت نامے بذریعہ ڈاک مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھجوائے گئے جن کیساتھ مختلف اوقات میں روابط ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں 250 کے قریب دستی دعوت نامے دیئے گئے .اس دوران بہت سے افراد کے ساتھ تبلیغی گفتگو نیز اسلام اور جماعت کا تعارف کروانے کا موقع ملتا رہا. اس کے علاوہ زبانی و بذریعہ ٹیلی فون بھی بہت سے افراد کو دعوت دی. ان ذرائع کے علاوہ اخبارات سے بھی رابطہ کیا گیا چنانچہ دو مقامی اخبارات:

Tribuna de Petropolis اور

Diario de Petropolis

اور ایک دوسرے شہر Teresopolis کی اخبار Gazeta de Teresopolis نے خاکسار کا تفصیلی انٹرویو لیا اور ہمارے جلسہ سالانہ سے متعلق جماعت کے تعارف کے ساتھ خبریں شائع کیں اور یہ بھی کہ اگر کوئی آنا چاہتا ہے تو کھلی دعوت ہے۔

تیاری جلسہ

مشن ہاؤس کا بڑا کمرہ جہاں جلسہ کی کاروائی ہوتی ہے بڑی خوبصورتی کیساتھ سجایا گیا تھا.سامنے اسٹیج کی طرف برازیل اور احمدیّت کے جھنڈے لگائے مختلف قسم کے خوبصورت اور دلکش بینرز بھی آویزاں کئے گئے جن میں بطور خاص کلمہ طیبہ، خوش آمدید، محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور اسلام ایک پُرامن مذہب ہے قابل ذکر ہیں ۔

رہائش

چونکہ جلسہ دو روز کا تھا اس لئے دور ونزدیک سے آنے والے مہمان مشن ہاؤس میں ٹھہرے۔امسال انکی تعداد گیارہ تھی جن میں دو مقامی غیرمسلم افراد بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کے ٹھہرنے اور ضروریات کا اچھا اور مناسب انتظام کیا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا خصوصی پیغام

اس تاریخی موقع پر خاکسار کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت خصوصی پیغام بھجوایا جس میں آپ نے دعاؤں کی طرف بطورِ خاص توجہ دلائی ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا متن درج ذیل ہے :

”پیارے احبابِ جماعت احمدیہ برازیل۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ برازیل اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت بنائے اور آپ سب جو للّٰہی سفر کرکے اس جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اللہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کیلئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہیں۔

اس موقع پر میں آپ سب افراد جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان ایام کو ذکرِ الٰہی میں گزاریں۔ نوافل ادا کریں اور جس قدر ہو سکے دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں کیونکہ حقیقی پاکیزگی حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کیلئے خدا تعالیٰ نے جو طریق سکھلایا ہے وہ دعا ہی ہے ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طریق تھا کہ جب لوگ آپ کی بیعت میں داخل ہوتے تو آپ انکو تمام نصائح سے پہلے دعا کی تاکید فرماتے۔ پس میں بھی حضرت مسیح موعود کی نمائندگی میں آپ کو اسی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ دعائیں کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ دعا بڑی دولت ہے اور طاقت ہے اس سے دنیا میں روحانی انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔انسان ی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ یہی دعا انسان کیلئے پناہ ہے۔

پس دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولادوں میں پیدا کریں۔ اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ ابھی سے دعاؤں کے عادی بن جائیں اور ان کے دلوں میں اسلام احمدیت اور خلافت کی محبت پیدا ہو جائے۔

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔آپ کا نگہبان ہو۔ میری طرف سے تمام احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس)“

❁❁❁❁

پہلا روز 31 مئی بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۳۱رمئی بروز ہفتہ رات آٹھ بجے خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا.خاکسار نے اپنے افتتاحی اجلاس میں جلسہ سالانہ کی اہمیّت بیان کی اور بتایا کہ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر درد اور الحاء کیساتھ دعائیں کی ہیں .اسی طرح خاکسار نے آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لئے بھی ہدایات دیں کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں اس لئے ان کا ہر ممکن خیال رکھنا ضروری ہے نیز حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا اور اس کے مطابق عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد مکرم سیّد محمود احمد صاحب نائب صدر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے خاص طور پر نظامِ جماعت کی اہمیت پر زور دیا۔ اس کے بعد میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے دلچسپ مقابلہ جات بھی کروائے گئے .

دوسرا روز .یکم جون (اتوار)

امسال جلسہ سالانہ کے لئے دو موضوعات مقرر کئے گئے تھے بنیادی طور پر " اللہ جو ایک ہے اور تمام طاقتوں کا مالک ہے“ اور دوسرے آجکل کے حالات کے پیش نظر اس جلسہ کی خاص بات یہ بھی تھی کہ دوسرے مذاہب کے نمائندگان کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی کہ جو چاہے شامل ہونے کے علاوہ اپنے مذہب کے مطابق کچھ کہنا چاہے تو ہمارے دروازے کھلے ہیں.چنانچہ امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ نمائندگان نے شرکت کی.

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز خاکسار کی صدارت میں ہوا جس میں خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کے ضمن میں خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ازاں بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نے پرتگیزی زبان میں ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد عزیزم ندیم احمد طاہر نے اس موضوع پر تقریر کی کہ” اسلام انتہاء پسند مذہب نہیں ہے“ اور یہ کہ امن قائم کرنے کیلئے جھوٹ کو چھوڑنا ہوگا جو تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

اس کے بعد آنے والے مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔مکرم سیّد محمود احمد صاحب نے باری باری مختلف مذاہب کے نمائندگان کا تعارف کروایا اور ان کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی جنھوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مذاہب کے آپس میں اس قِسم کی محبت، بھائی چارے اور حوصلہ ظرفی کو بہت سراہا اور اس قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا. ان نمائندگان کے بالترتیب نام یہ ہیں:

João Carlos Muller (1)

نمائندہ گرجا Igreja Luterana

Frei Vitalino Piaia (2)

نمائندہ کیتھولک چرچ Igreja Franciscana

Welio Ribeiro de Souza (3)

نمائندہ گرجا Caminhos para Jerusalém

Eduardo Xavier de Barros (4)

نمائندہ گرجا aminhos para Jerusalém

João Paulo de Oliveira Santos (5)

Jackson dos Santos (6)

نمائندہ گرجا Igreja Batista do Grotão

ان نمائندگان کی تقاریر کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اتنی چھوٹی سی جماعت کو اس پیمانے پر کامیابی کیساتھ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ پھر سب حاضرین خصوصا نمائندگان کا جو دور و نزدیک سے محبت اور شوق کے ساتھ شامل ہوئے۔خاکسار نے اپنی تقریر میں اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ہمارے نزدیک جس مسیح نے آنا تھا وہ آ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت،شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے،انہیں پیس کر رکھ دے اوران کی خاک اڑادے۔